Monthly Parliamentary Magazine

AIWAN-E-AAM

March 2016

ایوانِ عام

ماہانہ پارلیمانی میگزین

مضبوط پارلیمان ۔ مضبوط عوام

وزیرِاعظم کی تین ماہ بعد صرف ایک نشست میں شرکت

پارلیمانی کارکردگی

سینیٹر

سعیدالحسن مندوخیل

ممبر قومی اسمبلی

الحاج شاہ جی گل آفریدی

ایوانِ عام

ماہانہ پارلیمانی میگزین

مضبوط پارلیمان ۔ مضبوط عوام

شمارہ نمبر 15

ٹی ڈی ای اے ۔ فافن کا وژن

تمام طبقات کیلئے حقوق، احترام اور وقار کی ضمانت کا حامل جمہوری اور منصفانہ معاشرہ

ایڈیٹر:

عبدالرزاق چشتی

ٹیم ایوانِ عام

محمد عارف خان، حماد حسین، جاوید علی

قیمت: 50 روپے

سالانہ سبسکرپشن: 450 روپے

آفس نمبر 17-ایف، پہلی منزل، افضل سنٹر،
آئی اینڈ ٹی سنٹر، سیکٹر جی-1/10، اسلام آباد۔
فون: 2-8466230 51 92+، فیکس: 8466233 51 92+
ای میل: aiwan-e-aam@tdea.pk

موضوعات

ادار یہ 3

ایوان بالا: دس قانونی مسودات اور نو قراردادوں کی منظوری 4

ایوان زیریں: وزیراعظم کی تین ماہ بعد صرف ایک نشست میں شرکت 8

بلوچستان اسمبلی: 11 قراردادوں، 02 قانونی مسودات کی منظوری 13

سندھ اسمبلی: تیسرے پارلیمانی سال کا طویل ترین اجلاس کم حاضری کا شکار رہا 15

ضمنی انتخابات: متحدہ قومی موومنٹ جیت گئی، ٹرن آؤٹ واضح طور پر کم رہا 18

نمائندہ اور کارکردگی: سینیٹر سعید الحسن مندوخیل 21

نمائندہ اور کارکردگی: شاہ جی گل آفریدی 23

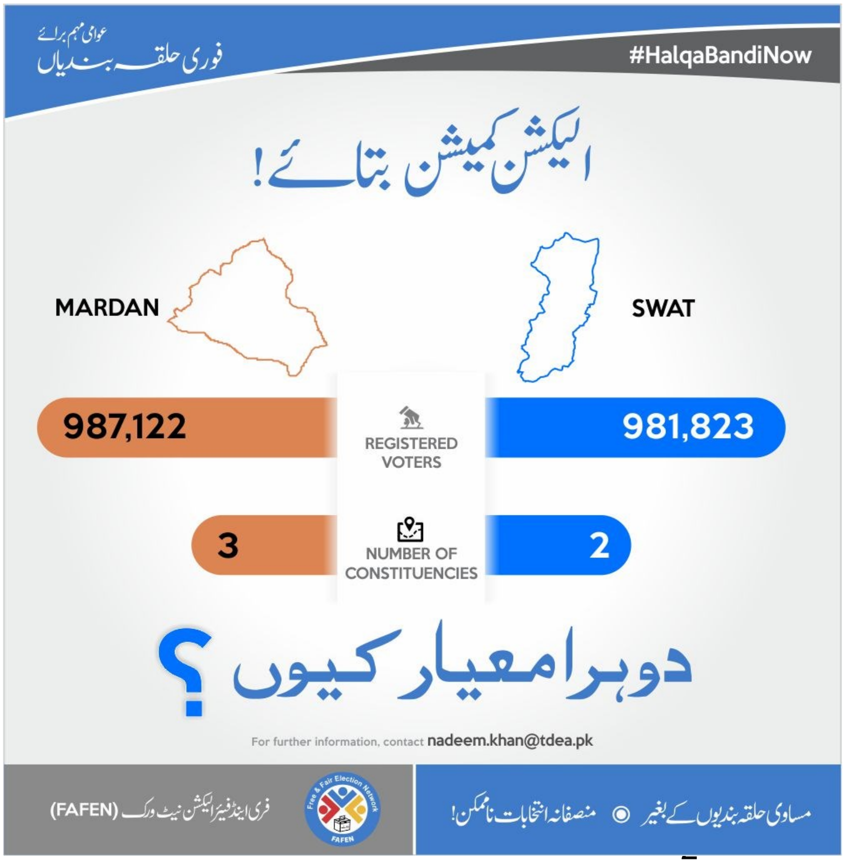

پانامہ لیکس، فریقین پارلیمان کو اہمیت دیں

پانامہ لیکس نے پاکستان سمیت دنیا بھر میں کئی دنوں سے تہلکہ مچا رکھا ہے۔ دنیا کے کئی دارالحکومت ان لیکس کے باعث پریشانی کا شکار ہیں۔ لیکس کی زد میں آنے والے معروف جمہوری ممالک بشمول ہمارے ہمسایہ ملک بھارت اور دولت برطانیہ نے نہ صرف ان لیکس کی حقیقت کو کھلے دل سے تسلیم کیا ہے بلکہ مکمل حقائق جاننے کے عوامی مطالبات کو برحق تسلیم کرتے ہوئے اپنے متعلقہ امور عوام کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ شفاف انداز میں تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے آئیس لینڈ، یوکرائن اور کرغزستان کے حکومتی سربراہ تو گھروں کو بھی سدھار گئے ہیں۔ برطانیہ اور ارجنٹینا کے سربراہان حکومت کو اس حوالے سے عوام اور پارلیمان کے سخت دباؤ کا بھی سامنا ہے مبصرین کی اکثریت سمجھتی ہے کہ انکے پاس بھی مستعفی ہوئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

دوسری طرف وطن عزیز پاکستان سمیت بعض ممالک اور ان میں بسنے والی بعض نامور شخصیات نے پانامہ لیکس کو اپنی ذات اور ملک کیخلاف بین الاقوامی سازش اور مدمقابل سیاسی حریفوں کی کارستانی قرار دینے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔ ہمارے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے پانامہ لیکس کے سامنے آنے کے بعد قوم سے خطاب کیا۔ اس خطاب میں بجائے اسکے کہ وہ لیکس کے نتیجے میں سامنے آنے والے ان سے متعلقہ معاملات پر کوئی ٹھوس موقف اختیار کرتے خطاب کو اپنی کاروباری تاریخ اور سیاسی ادوار کی مظلومیت اور مشکلات کے بیان کا ذریعہ بنایا۔ وزیراعظم نے پانامہ لیکس کو اپنے حوالے سے غیر متعلقہ قرار دیتے ہوئے اعلان کیا کہ اس معاملے کی تحقیقات عدالت عظمیٰ کے سابق جج کی سربراہی میں ایک کمیشن کو سونپی جائیگی۔

حزب اختلاف کی تقریباً سبھی جماعتوں اور شخصیات اور پاکستان بار کونسل جیسے معتبر ادارے نے انکے اس اعلان کو مسترد کیا۔ بجائے اسکے کہ سیاسی مخالفین، رائے عامہ کے حلقوں اور عامۃ الناس کے مزید اطمینان کی کوئی کوشش کی جاتی حکومت کے نفس ناطقہ وزیر اطلاعات اور بعض دیگر ترجمانوں نے توپوں کا رخ اپنے سیاسی مخالفین کی طرف موڑنے میں ہی عافیت سمجھی۔ سارا زور سیاسی حریفوں کو بھی بدعنوان ثابت کرنے پر صرف کرتے ہوئے موقف اپنایا گیا کہ ہم آلودہ ہیں تو آپ بھی دودھ کے دھلے نہیں۔

جوابی طور پر عوامی ایوانوں میں عددی برتری کے لحاظ سے حزب اختلاف کی دوسری اور عام انتخابات میں حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے اعتبار سے دوسری بڑی جماعت پاکستان تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے بھی 11 اپریل 2016 کو نجی ٹیلی ویژن چینلز پر "قوم سے خطاب" کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم حق حکمرانی کھو چکے ہیں اور ان سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے حکمران خاندان کی رائیونڈ کی رہائش گاہوں کے سامنے احتجاج کرنے کی بھی دھمکی دی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ غیر جانبدارانہ تحقیقات اور بدعنوانی کے خاتمے کے قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔ پانامہ لیکس وطن عزیز کے باسیوں کیلئے ایک موقع ہے۔ قوم چاہے تو ان لیکس کو حکمرانوں اور بااختیار لوگوں کے حقیقی احتساب کیلئے استعمال کر کے خود کو واقعی زندہ و پائندہ اور باشعور قوموں میں شمار کرا سکتی ہے۔ یہ لیکس ہمارے منتخب و غیر منتخب موجودہ اور سابق حکمران خاندانوں) اور انکے حامیوں کیلئے بھی ایک اچھا موقع ہے کہ وہ اپنے تمام پوشیدہ و ظاہر اثاثے وطن لا کر اور یہاں کاروبار کر کے ملک اور عوام سے اپنی محبت کا عملی ثبوت دیں۔

ہم جوابی الزام تراشی میں مصروف حکمرانوں اور احتجاجی تحریک و دھرنوں کی تیاری میں مصروف حزب اختلاف سے بھی گزارش کرینگے کہ وہ اس معاملے پر منتخب ایوانوں کے اندر حل تلاش کرنیکی کوشش کریں۔ وزیراعظم زیادہ سے زیادہ وقت پارلیمان میں تشریف رکھیں اور بذات خود ان الزامات جواب دیں جو خود انکی ذات اور بچوں سے متعلق ہیں۔

ضمنی انتخاب، شرح ووٹنگ میں واضح کمی

07 اپریل کو ملک کے سب سے بڑے شہر کراچی کے قومی حلقے این اے 245 اور صوبائی حلقے پی ایس 115 میں منعقدہ ضمنی انتخابات میں ووٹنگ کی شرح میں واضح طور پر کمی دیکھی گئی۔ یہ دونوں نشستیں متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین کی طرف سے مقامی حکومتوں کے انتخابات میں منتخب ہونے کے باعث خالی ہوئی تھیں۔ ضمنی انتخابات میں دونوں نشستوں پر بڑی قومی جماعتوں کے امیدواروں سمیت دو درجن سے زائد امیدوار میدان میں تھے۔ امیدواروں نے بھرپور انتخابی مہم بھی چلائی تاہم اسکے باوجود پولنگ کی شرح نمایاں طور پر کم رہی۔ اگرچہ الیکشن کمیشن نے ابھی تک اس حوالے سے باضابطہ اعداد و شمار جاری نہیں کئے تاہم میڈیا رپورٹس کے مطابق قومی حلقے کی نشست پر دس جبکہ صوبائی حلقے کی نشست پر ووٹنگ کی شرح سات فیصد رہی۔ کراچی جیسے شہر میں جہاں ووٹنگ کی شرح ملک کے دیگر علاقوں کی نسبت ہمیشہ زیادہ رہی ہے وہاں اس قدر کم ووٹ کاسٹ ہونا سنجیدہ حلقوں اور کراچی میں سرگرم سیاسی جماعتوں کیلئے لمحہ فکریہ ہونا چاہئے۔

123 واں اجلاس

دس قانونی مسودات اور نو قراردادوں کی منظوری

وزیراعظم اس اجلاس کی بھی کسی نشست میں شریک نہ ہوئے

چیئر نے وزیر دفاع کو آخری نشست میں شرکت کرنے سے روک دیا

ایوان بالا کا ایک سو تئیسویں اجلاس میں قومی اہمیت کے بہت سارے معاملات پر سیر حاصل بحث کے ساتھ ساتھ اچھی خاصی قانون سازی بھی کی گئی ۔اسلامی نظریاتی کونسل کا وجود، سعودی عرب کی قیادت میں قائم 34 ملکی اتحاد میں پاکستان کا کردار، پاک چین اقتصادی راہداری اور وزیر دفاع کی ایوان بالا کی آخری نشست میں شرکت پر پابندی سے متعلق چیئرمین کی رولنگ اجلاس کے اہم نکات قرار دیئے جاسکتے ہیں۔اجلاس کی تمام نشستوں کے دوران سینیٹرز کی حاضری کی اوسط نشستوں کے آغاز پر 17 فیصد اور اختتام پر 25 فیصد رہی تاہم ایوان نے اس کم حاضری کیساتھ بھی دس قانونی مسودات اور نو قراردادوں کی منظوری دی۔

دس نشستوں پر محیط اجلاس 11 جنوری کو شروع اور 22 جنوری 2016 کو ختم ہوا۔پانچ نشستیں وقت مقررہ پر جبکہ پانچ تاخیر کیساتھ منعقد ہوئیں۔اجلاس

ایوان بالا کے قواعد و ضوابط ہائے کار کے قاعدہ 61 کے ذیلی قاعدہ (2 اے) کے مطابق جب کبھی بھی ایوان بالا کا اجلاس جاری ہو تو وزیراعظم کو ہفتہ میں ایک بار وزیراعظم زیرو آور (نشست کے آخری گھنٹہ) میں شرکت کرنا چاہیے۔

جامعات اور کالجوں میں طلبہ یونین کی بحالی کے معاملے پر غور ایوان کمیٹی میں تبدیل

کی ہر نشست اوسطا دو منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور 3 گھنٹے 41 منٹ جاری رہی۔

فافن کے مشاہدہ کاروں کے مطابق اجلاس کی ہر نشست کا آغاز اوسطا 18 (17 فیصد) اور اختتام 26 (25 فیصد) سینیٹرز کی موجودگی میں ہوا۔ اجلاس کے دوران سینیٹرز کی فی نشست حاضری کی اوسط زیادہ سے زیادہ 67 (66 فیصد) رہی جبکہ ہر نشست میں اوسطا دو اقلیتی سینیٹرز بھی شریک رہے۔ دو سینیٹرز ڈاکٹر فروغ نسیم اور ذوالفقار علی خان کھوسہ مکمّل طور اجلاس سے غیر حاضر رہے۔

ایوان بالا کے قواعد و ضوابط ہائے کار کے قاعدہ 61 کے ذیلی قاعدہ (2 اے) کے مطابق جب کبھی بھی ایوان بالا کا اجلاس جاری ہو تو وزیراعظم کو ہفتہ میں ایک بار وزیراعظم زیرو آور (نشست کے آخری گھنٹہ) میں شرکت کرنا چاہیے تاہم اسکے باوجود وزیراعظم اس اجلاس کی کسی نشست میں شریک نہ ہوئے۔

ایوان بالا کے چیئرمین نے نو نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے

مجموعی وقت کا 77 فیصد وقت تک صدارت کے فرائض نبھائے۔ ڈپٹی چیئرمین نے سات نشستوں میں شرکت کی اور 6 فیصد وقت کیلئے اجلاس کی صدارت کی جبکہ اجلاس کے مجموعی وقت کے گیارہ فیصد کی صدارت کے فرائض پریذائیڈنگ افسروں کے پینل کے اراکین نے نبھائے۔ اجلاس کا چھ فیصد وقت مختلف وقفوں پر صرف ہوا۔ قائد ایوان نے 8 نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 71 فیصد ایوان میں گزارا جبکہ قائد حزب اختلاف سات نشستوں کے دوران 61 فیصد وقت کیلئے ایوان میں موجود رہے۔

ایوان نے مجموعی طور پر دس قانونی مسودات کی منظوری دی جن میں دو حکومتی جبکہ آٹھ نجی قانونی مسودات شامل تھے۔ تمام آٹھ نجی قانونی مسودات مکمل ایوان کی کمیٹی کی طرف سے مشترکہ طور پر متعارف کرائے گئے اور انہیں ایوان میں قائد ایوان، قائد حزب اختلاف اور ایوان میں نمائندگی کی حامل تمام سیاسی جماعتوں کے پارلیمانی قائدین نے مشترکہ طور پر پیش کیا۔

ایوان نے جن دو حکومتی قانونی مسودات کی منظوری دی ان میں دی فارنرز (ترمیمی) بل 2015، اور دی نیشنل ڈیٹابیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (ترمیمی) بل 2015 شامل تھے۔

عوام کو تیز رفتار انصاف فراہم کرنے کیلئے ایوان نے جن آٹھ نجی قانونی مسودات کی منظوری دی ان میں گواہوں کی حفاظت، سلامتی اور فوائد بل 2016، قانونی اصلاحات (ترمیمی) بل 2016، زمین کا حصول (ترمیمی) بل 2016، ضابطہ دیوانی (ترمیمی) بل 2016، عدالت عظمیٰ (ججوں کی تعداد) (ترمیمی) بل 2016، انسداد دہشت گردی (ترمیمی) بل 2016، فوجداری قوانین (ترمیمی) بل 2016، اور ثالثی اور مصالحت بل 2016 شامل تھے۔

اجلاس کے دوران دو قانونی مسودات دستوری (ترمیم) بل 2015 (برائے حذف کئے جانے شق 182) اور پاکستان بیت المال (ترمیمی) بل 2016، ایوان میں متعارف کرائے گئے جنہیں مزید غور کیلئے متعلقہ مجالس قائمہ کے سپرد کر دیا گیا۔

چھٹی نشست کے دوران ایجنڈے پر آنیوالا ایک نجی قانونی مسودہ محرک کی ایوان میں دیر سے آمد کے باعث زیر غور نہ آسکا۔ ایک اور نجی قانونی مسودہ رجسٹریشن آف حج اینڈ عمرہ آپریٹرز بل 2016 کی حکومت کی طرف سے مخالفت اور وزیر مذہبی امور کی طرف سے یہ آگاہی دینے کے بعد کہ حکومت اس معاملے پر قانون سازی کیلئے کام کر رہی ہے کو ایوان نے مسترد کر دیا۔

ایوان کو کمیٹی میں تبدیل کرنے کیلئے ایک تحریک زیر ضابطہ 172 اے کی منظوری دی گئی۔ کمیٹی ملک کے تعلیمی اداروں خاص طور پر جامعات اور کالجوں میں طلبہ یونین کی بحالی کے معاملے پر غور کریگی۔

ایوان نے 6 مئی 2015 کو ایوان میں پیش کی گئیں اسلامی نظریاتی کونسل کی تین سالانہ رپورٹس برائے سال 2009 تا 2012 پر بحث کیلئے ایک تحریک زیر ضابطہ 157 (2) کی بھی منظوری دی۔

دی فارنرز (ترمیمی) بل 2015، دی نیشنل ڈیٹابیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (ترمیمی) بل 2015، گواہوں کی حفاظت، سلامتی اور فوائد بل 2016، قانونی اصلاحات (ترمیمی) بل 2016، زمین کا حصول (ترمیمی) بل 2016، ضابطہ دیوانی (ترمیمی) بل 2016، عدالت عظمیٰ (ججوں کی تعداد) (ترمیمی) بل 2016، انسداد دہشت گردی (ترمیمی) بل 2016، فوجداری قوانین (ترمیمی) بل 2016، اور ثالثی و مصالحت بل 2016

ایوان نے ایوان بالا کے قواعد و ضوابط ہائے کار 2012 کے قاعدہ 173 (ذیلی قاعدہ 1)، قاعدہ 257 (ذیلی قاعدہ 2 کے بعد نئے ذیلی قاعدہ کے داخل کرنے)، قاعدہ 184 اور قاعدہ 198 میں ترامیم کی بھی منظوری دی۔

اجلاس کے دوران ایوان نے 9 میں سے 5 تحاریک زیر ضابطہ 218 پر بھی بحث کی۔ ان تحاریک میں تعلیمی اداروں میں طلبہ یونینز کی بحالی، تجارتی توازن کی موجودہ حیثیت، اسلام آباد میں نئے سرکاری ہسپتالوں کے قیام، نجی حج وعمرہ آپریٹرز کی کارکردگی اور پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی فاؤنڈیشن کی طرف سے اسلام آباد میں آفیسرز ہاؤسنگ سکیم کی عدم تکمیل کے معاملات اٹھائے گئے تھے ۔ اجلاس میں تین تحاریک کو موخر کر دیا گیا۔ ان تحاریک کا تعلق 2015 کی نظر ثانی شدہ ٹیلیکام پالیسی، مشترکہ مفادات کونسل سے تازہ منظوری لئے بغیر متعدد سرکاری اداروں کی نجکاری اور ریاستی اداروں کے مابین اختیارات کی تقسیم کیساتھ تھا۔

ایوان نے نظام کار پر موجود 145 میں سے 129 نشاندہ سوالات اٹھائے جبکہ سینیٹرز نے ان سوالات کے جوابات کی وضاحت کے طور پر 166 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ سینیٹرز نے اہمیت عامہ کے 144 نکات پر 329 منٹ تک اظہار بھی خیال کیا

اسلام آباد میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے معاملات سے متعلق ایک تحریک کو قانون اور انصاف پر قائم مجلس قائمہ کے سپرد کرتے ہوئے ایک ماہ میں رپورٹ پیش کرنیکی ہدائت کی گئی۔ ایوان نے 9 قراردادوں کی بھی منظوری دی، ان قراردادوں کے موضوعات اسلام آباد میں نئے رہائشی سیکٹرز کے قیام، پاکستانی مصنوعات کیلئے نئی منڈیوں کی تلاش، وی آئی پی پروٹوکول پر پابندی لگانے، پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل کی کارکردگی بہتر بنانے نیکٹا کو دو ارب روپے کی اضافی گرانٹ مہیا کرنے، اسلام آباد کے ہسپتالوں میں خواتین کے علاج کیلئے خواتین پر مشتمل عملے کی تعیناتی، تیل اور گیس کے نئے ذخائر کی تلاش اور معروف شاعر احمد فراز مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرنا شامل تھے۔

اٹھارہویں ترمیم پر اسکی حقیقی روح کے مطابق عمل کرنے اور الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا اور ویب سائٹس پر موجود غیر مہذب اور مخرب اخلاق مواد سے متعلق پیش دو قراردادوں کو محرک کی درخواست پر موخر کر دیا گیا۔ ایک تحریک جس میں یکم جولائی 2015 سے وفاقی ملازمین کے منجمد الاؤنسز کا مسلہ اٹھایا گیا کو محرک کی عدم موجودگی کے باعث زیر غور نہ لایا گیا۔ اجلاس کے دوران مختلف مجالس ہائے قائمہ کی طرف سے نو جبکہ سٹیٹ بینک آف پاکستان کی ایک سہ ماہی رپورٹ بھی ایوان میں پیش کی گئی۔ پٹرولیم و قدرتی وسائل کی مجلس قائمہ کو دو رپورٹس پیش کرنے کیلئے مزید مہلت دینے کی بھی منظوری دی گئی۔

متحدہ قومی موومنٹ کی قیادت میں حزب اختلاف کی تمام جماعتوں نے کراچی میں بجلی کی قیمتوں میں اضافے کیخلاف ایوان سے دو منٹ کیلئے علامتی واک آؤٹ کیا۔ پختون خواملی عوامی پارٹی کے ایک سینیٹر نے بھی وقفہ سوالات کے دوران انہیں ایک سوال پر اپنے تحفظات کا اظہار نہ کرنے دینے کیخلاف دو منٹ کا علامتی واک آؤٹ کیا۔

تین تحاریک استحقاق متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کی گئیں۔ پہلی تحریک استحقاق متحدہ قومی موومنٹ کے سینیٹر نے پیش کی جس کا تعلق ایک مذہبی ادارے پر چھاپے سے تھا۔ دوسری تحریک استحقاق پاکستان پیپلز پارٹی کے سینیٹر نے چیف سیکرٹری بلوچستان، سیکرٹری منصوبہ بندی وترقی، اور دیگر افسران کے خلاف جمع کرائی، اس تحریک میں مذکورہ افسران و اہلکاروں کی پاک چین اقتصادی راہداری پر قائم مجلس قائمہ کی ذیلی مجلس کے اجلاس میں عدم شرکت کے مسلے کو اٹھایا گیا۔ تیسری اور آخری تحریک استحقاق پاکستان مسلم لیگ (ن)

متحدہ قومی موومنٹ کی قیادت میں حزب اختلاف کی تمام جماعتوں نے کراچی میں بجلی کی قیمتوں میں اضافے کیخلاف ایوان سے دومنٹ کیلئے علامتی واک آؤٹ کیا

کی خاتون سینیٹر نے ڈویژنل سپر نٹنڈنٹ ریلوے کوئٹہ کیخلاف پیش کی۔ دوسری طرف چیئر نے پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک سینیٹر کی طرف سے وزیر داخلہ کیخلاف پیش کی گئی تحریک استحقاق کو منظور نہ کیا۔

چیئر مین کی طرف سے بار بار دی گئی رولنگز کو نظر انداز کرنے پر نویں نشست کے دوران چیئر نے وفاقی وزیر دفاع خواجہ آصف کو بقیہ اجلاس میں شرکت سے منع کر دیا۔ اس نشست میں ایوان نے آرمی چیف کے دورہ افغانستان سے متعلق خواجہ آصف کے بیان پر بحث کرنا تھی تاہم چیئر نے وزیر دفاع کی ایوان میں عدم آمد کا سنجیدگی کیساتھ نوٹس لیتے ہوئے انہیں بقیہ اجلاس میں شرکت کرنے سے روک دیا۔ ایوان نے تیرہ توجہ دلاؤ نوٹسز اٹھائے۔ تین توجہ دلاؤ نوٹسز دارالخلافہ کی انتظامیہ و ترقیاتی ڈویژن، دو، دو وزارت تجارت اور وزارت پانی و بجلی سے متعلق تھے۔ نیشنل فوڈ سیکیورٹی و ریسرچ، پٹرولیم و قدرتی وسائل، داخلہ و انسداد منشیات اور ایوی ایشن ڈویژن سے متعلق ایک ایک توجہ دلاؤ نوٹس زیر غور لایا گیا۔

ایوان نے نظام کار پر موجود 145 میں سے 129 نشاندہ سوالات اٹھائے جبکہ سینیٹرز نے ان سوالات کے جوابات کی وضاحت کے طور پر 166 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ سینیٹرز نے 144 نکات ہائے اہمیّت عامہ پر 329 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

فافن نے ایوان کی کاروائی میں اراکین کی شرکت کو پرکھنے کے تین پیمانے مقرّر کر رکھے ہیں۔ ایسے سینیٹرز جو ایجنڈا جمع کرائیں یا کسی بحث میں حصہ لیں، ایسے سینیٹرز اراکین جو یہ دونوں کام کریں انہیں فعّال اراکین تصوّر کیا جاتا ہے۔ ایک سو چار میں سے اسّی اراکین نے کسی نہ کسی طور ایوان کی کاروائی میں حصہ لیا جبکہ چوبیس ارکان مکمّل طور پر غیر فعّال رہے۔

مختلف پارلیمانی جماعتوں کی ایوان میں کارکردگی ان کی کل تعداد سے متناسب رہی۔ پاکستان مسلم لیگ ن کے چھبیس میں سے اکیس اراکین، پیپلز پارٹی کے ستائیس میں سے انیس، ایم کیو ایم کے آٹھ میں سے سات، پاکستان تحریک انصاف کے آٹھ میں سے سات، جمعیت علمائے اسلام کے پانچوں اراکین، پاکستان مسلم لیگ کے چار میں سے تین، پختونخوا ملی عوامی پارٹی اور نیشنل پارٹی کے تینوں ارکان جبکہ بلوچستان نیشنل پارٹی عوامی کے دو میں ایک رکن ایوان کی کاروائی میں شریک ہوئے۔ دس آزاد اراکین میں سے پانچ فعّال نظر آئے۔ جماعتِ اسلامی، بلوچستان نیشنل پارٹی مینگل اور پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے ایک ایک رُکن نے بھی ایوان کی کاروائی میں حصہ لیا۔

خواتین سینیٹرز مردوں کی نسبت زیادہ فعّال نظر آئیں۔ انیس خواتین میں سے سولہ کسی نا کسی طور ایوان کی کاروائی میں شریک ہوئیں جبکہ کل پچاسی مردوں میں سے چونسٹھ نے کاروائی میں حصہ لیا۔

پنجاب اور سندھ کے انیس انیس اراکین، خیبر پختونخوا کے اٹھارہ جبکہ بلوچستان کے سولہ ارکان نے کاروائی میں شرکت کی۔ اسلام آباد کے چاروں

چوبیس سینیٹرز مکمّل طور پر غیر فعّال رہے، خواتین سینیٹرز مردوں کی نسبت زیادہ متحرک نظر آئیں

جبکہ فاٹا کے نصف اراکین نے ایوان میں فعّال کردار ادا کیا۔ چار اقلیتی ارکان میں سے دو نے بھی کاروائی میں حصہ لیا۔

29واں اجلاس

وزیراعظم کی تین ماہ بعد صرف ایک نشست میں شرکت

پٹرول کی قیمتوں میں کمی کے باوجود مہنگائی کیوں ؟ دھواں دار بحث

مجلس قائمہ کے 25 فیصد اراکین اجلاس طلب کرسکیں گے، قواعد کار میں ترمیم

ایوان زیریں کا انتیسواں اجلاس 11 نشستوں میں 12 سے 26 فروری 2016 تک منعقد ہوا۔ یہ اجلاس حزب اختلاف کی درخواست پر طلب کیا گیا ۔اجلاس کے دوران 03 قانونی مسودات اور 05 قراردادیں منظور کی گئیں۔ دو تحاریک زیر ضابطہ کے تحت قومی اہمیت کے معاملات پر دھواں دھار بحث کی گئی ۔وزیراعظم تین ماہ کے وقفے کے بعد اجلاس کی آٹھویں نشست میں سرف 40 منٹ کیلئے شریک ہوئے ۔ اجلاس کے دوران مجموعی طور پر 573 سوالات ایجنڈے پر آئے جن میں سے صرف ایک چوتھائی نشانذدہ اور ساٹھ فیصد بلا نشان سوالات کے زبانی و تحریری جوابات دئے گئے ۔ ایوان میں مختلف موضوعات پر چار رپورٹس پیش کی گئیں۔ایوان کے قواعدو ضوابط ہائے کار میں ایک ترمیم بھی منظور کی گئی۔ قاعدہ 225 کے ذیلی قاعہ (4) میں کی گئی اس ترمیم کے بعد اب مجالس قائمہ کے اراکین کی ایک چوتھائی تعداد بھی اجلاس طلب کر سکے گی۔ پہلے اجلاس طلب کرنیکا اختیار صرف مجلس کے چیئرمین کے پاس تھا ۔ایوان نے اس اجلاس کے دوران گزشتہ سال پارلیمان کے مشترکہ اجلاس سے صدر کے خطاب پر اظہار تشکر پیش کرنیکی قرارداد بھی منظور کی گئی۔ 29 ویں اجلاس کے مزید خاص نکات اور ایوان کی نشست وار کارروائی نذر قارئین ہے۔

12 فروری کو ایوانِ زیریں کے انتیسویں اجلاس کی پہلی نشست میں پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز کے معاملات اور تیل کی قیمتوں میں کمی پر بحث کی گئی جبکہ حکومتی ایجنڈا زیرِ غور نہ آسکا۔ نظامِ کار پر شامل حکومتی قانونی مسوّدے، قرارداد اور رپورٹ زیرِ غور نہ آئے۔ ایوان میں پینتیس نشانذدہ سوالات میں سے دس کے زبانی جوابات دئے گئے جبکہ اراکین نے چودہ ضمنی سوالات پوچھے۔ متعلقہ وزرا نے زچہ و بچہ کی اموات کی بڑی شرح اور لاہور میں اورنج لائن ٹرین منصوبے سے ثقافتی ورثے کو درپیش خطرات سے متعلق دو توجّہ دلاؤ نوٹسوں کا جواب دیا۔

ایوان نے پیپلز پارٹی کے ایک رکن کی جانب سے پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز اور تیل کی قیمتوں پر بحث کرنے کے بارے میں پیش کردہ ایک تحریک کو منظور کرلیا۔ قائدِ حزبِ اختلاف نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے چھیاسٹھ منٹ اظہارِ خیال کیا۔اراکین نے تین نکات ہائے اعتراض کے ذریعے چار منٹ تک مختلف معاملات پر بات کی۔

15 فروری کو دوسری نشست میں ماسوائے تحریکِ تشکّر اور ایک توجہ دلاؤ نوٹس کے نظامِ کار پر موجود تمام امور زیرِ غور آئے۔وفاقی وزیر برائے ماحولیاتی تبدیلی و انسانی حقوق نے پرائیویٹ پاور اور انفراسٹرکچر (ترمیمی) آرڈیننس 2015 اور پاکستان سٹیٹ بنک کی معیشت پر پہلی سہ ماہی رپورٹ ایوان میں پیش کی۔ایوان نے اسلام آباد مقامی حکومتیں (ترمیمی) آرڈیننس 2015 میں مزید ایک سو بیس دن توسیع دینے کی قرارداد منظور کی۔ یہ توسیع گیارہ فروری 2016 سے نافذالعمل ہوگی۔ چھ اراکین نے پانچ منٹ اس قرارداد پر اظہارِخیال کیا۔

ایوان میں 37 نشاندہ سوالات میں سے 07 کے زبانی جوابات دیے گئے جبکہ اراکین نے 07 ضمنی سوالات بھی پوچھے۔ غیر نشاندہ بیالیس سوالات میں سے صرف 14 کے تحریری جوابات موصول ہوئے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے کابینہ سیکریٹریٹ نے جی الیون فور سیکٹر میں پینے کے پانی کی عدم فراہمی سے متعلق دو توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب دیا۔

قائدِ حزبِ اختلاف نے پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز میں لازمی سروس قانون کے اطلاق اور تیل کی قیمتوں سے متعلق تحریک زیرِ ضابطہ 259 پر باون منٹ اظہارِ خیال کیا۔ ایوان نے اگلی نشست میں معمول کی کاروائی معطّل کر کے مندرجہ بالا تحریک زیرِ ضابطہ 259 پر بحث جاری رکھنے کی تحریک منظور کر لی۔ اراکین نے چھ نکات ہائے اعتراض کے ذریعے بتیس منٹ تک مختلف معاملات پر بات کی۔ متحدہ قومی موومنٹ کے سوا حزبِ اختلاف کی تمام

وقفہ سوالات

اراکین نے 337 نشاندہ اور 236 بلانشان سوالات سمیت مجموعی طور پر 573 سوالات پوچھے تاہم حکومت نے صرف ایک چوتھائی (87) نشاندہ سوالات اور ساٹھ فیصد (142) بلانشان سوالات کے جوابات دیئے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے اراکین نے 165 سوالات پوچھے، ن لیگ کے اراکین نے 127، پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے 99، متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے 93، جماعت اسلامی کے اراکین نے 43، جمعیت العلما اسلام (ف) کے اراکین نے 27، پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے اراکین نے 03، عوامی جمہوری اتحاد پاکستان کے اراکین نے 01 جبکہ آزاد اراکین نے 15 سوالات دریافت کئے۔ سوالات دریافت کرنیوالے اراکین کی مجموعی تعداد 62 رہی جن میں 30 مرد اور 32 خواتین اراکین شامل ہیں۔

جماعتوں نے آزاد کشمیر میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں کے قتل کے خلاف دس منٹ تک اجلاس کی کاروائی کا مقاطعہ کیا۔

16 فروری کو تیسری نشست میں تیل کی قیمتوں اور پی آئی اے کے مسائل سے متعلق تحریک زیرِ ضابطہ 259 پر بحث کی گئی۔ چھ اراکین بشمول قائدِ حزبِ اختلاف نے تین گھنٹے تینتالیس منٹ پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز میں لازمی سروس قانون کے اطلاق اور تیل کی قیمتوں سے متعلق اظہارِ خیال کیا۔ اراکین نے پانچ نکات ہائے اعتراض کے ذریعے بارہ منٹ تک مختلف معاملات پر بات کی۔ ڈپٹی سپیکر نے ایوان کو متحدہ قومی موومنٹ کے رکن ریحان ہاشمی کے مستعفی ہونے کے متعلق آگاہ کیا۔

17 فروری کو چوتھی نشست میں تیل کی قیمتوں اور پی آئی اے کے مسائل سے متعلق تحریک زیرِ ضابطہ 259 پر جاری بحث کا اختتام ہو گیا جبکہ حکومتی قانونی مسوّدے پر غور نہ کیا گیا۔ پارلیمانی سیکریٹری برائے خزانہ، مالیات، معاشی امور، شماریات و نجکاری نے سکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن کی سالانہ رپورٹ ایوان میں پیش کی۔

حکومت نے تینتالیس نشاندہ سوالات میں سے بارہ کے زبانی جواب دیے جبکہ اراکین نے سترہ ضمنی سوالات بھی دریافت کیے۔ حکومت نے ٹیلیویژن چینلوں پر غیر مناسب اشتہارات اور ادویات کی قیمتوں میں اضافے سے متعلق دو توجہ دلاؤ نوٹسوں کا جواب دیا۔

18 فروری کو پانچویں نشست میں حزب اختلاف کے اعتراضات کے بعد نیشنل انرجی ایفی شینسی اینڈ کنزرویشن بل پر غور مؤخر کر دیا گیا۔ نو اراکین بشمول وفاق وزیر برائے بجلی و پانی نے اس موضوع پر اظہارِ خیال کیا۔

حکومت نے چھتیس نشاندہ سوالات میں سے بارہ کے زبانی جواب دیے جبکہ اراکین نے بائیس ضمنی سوالات بھی دریافت کیے۔ حکومت نے بھارہ کہو ہاؤسنگ سکیم سے متعلق ایک توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب دیا۔ تین اراکین نے انیتس منٹ صدرِ پاکستان کو اظہارِ تشکّر کی تحریک پر گفتگو کی۔ اراکین نے چار نکات ہائے اعتراض کے ذریعے آٹھ منٹ تک مختلف موضوعات پر بات کی۔

متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے ادویات کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف پانچ منٹ کا علامتی واک آوٹ کیا۔ پاکستان تحریک انصاف کی ایک رکن نے ایک بج کر چودہ منٹ پر کورم کی نشاندہی کی جس کے بعد ڈپٹی سپیکر نے کورم مکمل ہونے تک کاروائی معطّل کرنے کا اعلان کیا۔ ایک بج کر پینتیس منٹ پر کاروائی کے دوبارہ آغاز پر بھی کورم مکمل نہ پایا گیا تو اجلاس کل تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔

19 فروری کو اجلاس کی چھٹی نشست میں نظامِ کار پر موجود تمام امور زیرِ غور آئے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ، مالیات، اقتصادیات، شماریات و نجکاری نے مالیاتی و قرضہ پالیسی کے گوشوارے برائے سال 16-2015 ایوان میں پیش کیے۔ وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقی کی تحریک پر ایوان نے دنیا بھر سے اور ملک سے غربت کے خاتمے کے لیے پائیدار ترقیاتی اہداف کے تحت کوشش جاری رکھنے کی قرارداد منظور کرلی۔

حکومت نے اڑتیس نشاندہ سوالات میں سے بارہ کے زبانی جواب دیے جبکہ اراکین نے سولہ ضمنی سوالات بھی دریافت کیے۔ اکتیس غیر نشاندہ سوالات میں سے اکیس کے تحریری جوابات ایوان کو موصول ہوئے۔ حکومت نے مردم شماری میں تاخیر اور قومی شاہراہوں کے مختلف منصوبوں میں 137 ارب روپوں کی بے قاعدگیوں سے متعلق دو توجہ دلاؤ نوٹسوں کا جواب دیا۔ دو اراکین نے پچیس منٹ صدرِ پاکستان کو اظہارِ تشکّر کی تحریک پر گفتگو کی۔

اراکین نے تیرہ نکات ہائے اعتراض کے ذریعے تیئیس منٹ تک مختلف موضوعات پر بات کی۔ متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے ادویات کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف بارہ بج کر اکیس منٹ پر واک آوٹ کیا اور نشست کے اختتام تک واپس تشریف نہ لائے۔

22 فروری کو اجلاس کی ساتویں نشست میں صدرِ پاکستان کو پارلیمان سے گذشتہ برس خطاب کرنے پر اظہارِ تشکر کی تحریک منظور کرلی گئی۔ مجلسِ قائمہ برائے سائنس و ٹیکنالوجی کی ایک رکن نے نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (ترمیمی) بل 2015 پر کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کی۔ چیئرمین مجلس قائمہ برائے کابینہ سیکریٹریٹ نے اپنی کمیٹی کی معیادی رپورٹ ایوان میں پیش کی۔ حکومت نے اکتیس نشاندہ سوالات میں سے تیرہ کے زبانی جواب دیے جبکہ اراکین نے سترہ ضمنی سوالات بھی دریافت کیے۔ انیس غیر نشاندہ سوالات میں سے چودہ کے تحریری جوابات ایوان کو موصول ہوئے۔ حکومت نے اسلام آباد میں نصب واٹر فلٹریشن پلانٹوں کی خراب صورتحال اور طورخم کی سرحد پر سیکیورٹی کے غیر تسلی بخش انتظام سے متعلق دو توجہ دلاؤ نوٹسوں کا جواب دیا۔

ایوان نے صدرِ پاکستان کے گذشتہ برس پارلیمان سے خطاب پر اظہارِ تشکر کی تحریک کثرتِ رائے سے منظور کرلی۔ تین اراکین بشمول وزیرِ مملکت برائے پارلیمانی امور نے پینتیس منٹ تحریک پر گفتگو کی۔ اراکین نے نو نکات ہائے اعتراض کے ذریعے سترہ منٹ تک مختلف موضوعات پر بات کی

23 فروری کو آٹھویں نشست میں متعلقہ اراکین کی غیر حاضری کے سبب

خاص نکات

- ⇐ گیارہ نشستوں منعقدہ اجلاس کا مجموعی دورانیہ 36 گھنٹے رہا
- ⇐ سپیکر نے مجموعی وقت کا 42 فیصد، ڈپٹی سپیکر نے 49 فیصد وقت تک صدارت کی
- ⇐ چیئرپرسنوں کے پینل کے ایک رکن نے بھی 03 فیصد وقت تک اجلاس کی صدارت کی
- ⇐ بقیہ پانچ فیصد وقت مختلف نماز کے وقفوں اور کورم کے باعث تعطل کی نذر ہوا
- ⇐ ڈپٹی سپیکر نے تمام جبکہ سپیکر اور قائد حزب اختلاف نے آٹھ آٹھ نشستوں میں شرکت کی
- ⇐ وزیر اعظم 8 ویں نشست میں صرف 40 منٹ کیلئے شریک ہوئے
- ⇐ اراکین کی فی نشست اوسط حاضری نشستوں کے آغاز پر 39، اختتام پر 46 رہی۔
- ⇐ 18 توجہ دلاؤ نوٹسز اٹھائے گئے۔
- ⇐ 114 نکات ہائے اعتراض کے ذریعے اراکین نے 05 گھنٹے 14 منٹ تک مختلف معاملات پر بات کی۔

نجی ارکان کا نصف ایجنڈا زیرِ غور نہ آسکا۔ متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے جہیز و عروسی تحائف پر پابندی (ترمیمی) بل 2016، سروس ٹربیونلز (ترمیمی) بل 2016 اور نیشنل کمیشن آن سٹیٹس آف ویمن (ترمیمی) بل 2016 ایوان میں پیش کیے۔ یہ بل متعلقہ قائمہ کمیٹیوں کو بھجوا دیے گئے۔

ایوان نے ایم کیو ایم ہی کے ایک رکن کی جانب سے پیش کردہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے قاعدہ نمبر (4)225 میں ترمیم کی منظوری دے دی جبکہ اسی جماعت کے ایک دوسرے رکن کی جانب سے قاعدہ نمبر 18 میں ترمیم کی تحریک مسترد کردی۔ مسلم لیگ ن کی ایک رکن کی جانب سے سیالکوٹ کے علاقے سبزی منڈی بھڑال میں نادرا کا دفتر کھولے جانے سے متعلق ایک قرارداد منظور کرلی گئی۔ قرارداد پر تین اراکین نے چار منٹ بات کی۔

خضدار میں پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز کی پروازیں شروع کرنے سے متعلق ایک قرارداد ایوان نے مسترد کردی۔ تاہم بعد ازاں وفاقی وزیر برائے

ماحولیاتی تبدیلی نے اسی قرارداد کی ایک ترمیمی شکل ایوان میں پیش کی جسے منظور کرلیا گیا۔ نظامِ کار پر موجود ایک قانونی مسوّدہ، قواعد وضوابط میں ایک ترمیم اور تین قراردادیں زیرِ غور نہ آسکیں۔

حکومت نے موٹرویز پر جانوروں کے داخلے اور پسماندہ علاقوں کے لیے کم ترقیاتی فنڈ مختص کیے جانے سے متعلق دو توجہ دلاؤ نوٹسوں کا جواب دیا۔ ایوان میں ملک میں بڑھتی ہوئی آلودگی سے پیدا ہونے والے مسائل سے متعلق تحریک پر بحث کی گئی۔ چھ اراکین بشمول وفاقی وزیر برائے ماحولیاتی تبدیلی نے سترہ منٹ اس موضوع پر اظہارِ خیال کیا تاہم چار تحاریک زیرِ ضابطہ ایوان میں زیرِ بحث نہ آسکیں۔

اراکین نے بائیس نکات ہائے اعتراض کے ذریعے اڑتیس منٹ تک مختلف موضوعات پر بات کی۔ حزبِ اختلاف کی جماعتوں نے ڈپٹی سپیکر کے مبینہ جانبدارانہ رویے کے خلاف ایوان کی کاروائی کا مقاطعہ کیا۔ وہ گیارہ بج کر بیس منٹ پر ایوان سے چلے گئے اور پونے ایک بجے واپس تشریف لائے۔ البتہ ایم کیو ایم کے اراکین واک آؤٹ کے دو منٹ بعد ایوان میں لوٹ آئے تھے۔ پاکستان تحریک انصاف کے ایک رکن کی نشاندہی پر اجلاس کی کاروائی کورم کی غیر موجودگی کے سبب پچیس منٹ معطّل رکھی گئی۔ ایم کیو ایم نے بارہ بج کر چوالیس منٹ پر جماعت کے بھوک ہڑتال کے بارے میں حکومتی بے حسی پر ایوان سے دوبارہ واک آؤٹ کیا اور نشست کے اختتام تک ایوان میں تشریف نہ لائے۔

منظور شدہ قانونی مسودات (بلز)

- ⇐ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (ترمیمی) بل 2016
- ⇐ اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) بل 2015
- ⇐ نیشنل انرجی ایفیشنسی اینڈ کنزرویشن بل 2015

24 فروری کو اجلاس کی نویں نشست میں ایک حکومتی قانونی مسودے کے علاوہ ایجنڈے پر موجود تمام امور زیرِ غور آئے۔ مجلسِ قائمہ برائے داخلہ و انسدادِ منشیات کے چیئرمین نے اسلام آباد مقامی حکومت (ترمیمی) بل 2015 پر مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی۔ خصوصی اکنامک زون (ترمیمی) آرڈیننس 2015 کو 120 دن توسیع دینے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کرلی گئی۔ نیشنل انرجی ایفی شنسی اور کنزرویشن بل 2015 پر غور ملتوی کردیا گیا۔ دفاع، کامرس، ریاستیں و سرحدی علاقے اور ہاؤسنگ کی مجالسِ قائمہ کے چیئرپرسنوں نے اپنی کمیٹیوں کی معیادی رپورٹیں ایوان میں پیش کیں۔

حکومت نے سینتیس نشاندہ سوالات میں سے بارہ کے زبانی جوابات دیے جبکہ اراکین نے پندرہ ضمنی سوالات بھی دریافت کیے۔ مزید برآں حکومت نے مشترکہ مفادات کونسل کے آئندہ اجلاس کے ایجنڈے اور عوامی ترقیاتی پروگرام کے لیے مختص رقوم میں کٹوتی کی بابت دو توجہ دلاؤ نوٹسوں کا جواب دیا۔ اراکین نے تیس نکات ہائے اعتراض کے ذریعے اٹھانوے منٹ تک مردم شماری، گنے کی قیمتوں اور پاکستان دورے پر آئے افغان وفد سے متعلق امور پر بات کی۔

متعارف کرائے گئے قانونی مسودات

- ⇐ پرائیویٹ پاور اینڈ انفرااسٹرکچر بورڈ (ترمیمی) بل 2015 (سرکاری)
- ⇐ جہیز اور دولہا دلہن کو ملنے والے تحائف پر پابندی) کا بل 2016 (نجی)
- ⇐ سروسز ٹریبونل (ترمیمی) بل 2016 (نجی)
- ⇐ خواتین کی حیثیت پر کمیشن (ترمیمی) بل 2016 (نجی)

حزبِ اختلاف ماسوائے ایم کیو ایم کے اراکین نے ڈپٹی سپیکر کے مبینہ جانبدارانہ رویے کے خلاف گیارہ بج کر پانچ منٹ پر ایوان سے واک آوٹ کیا۔ تاہم وہ انیس منٹ بعد واپس تشریف لے آئے۔ ایم کیو ایم کے اراکین نے کراچی میں ترقیاتی منصوبوں میں تاخیر کے خلاف تین منٹ کا علامتی واک آوٹ کیا۔ پاکستان مسلم لیگ ن کے ایک رکن اسمبلی نے سندھ کے گنّے کے کاشتکاروں کو بروقت ادائیگی نہ کیے جانے کے خلاف واک آوٹ کا اعلان کیا تاہم ایک حکومتی وزیر نے انہیں ایوان سے باہر جانے سے قبل ہی واپس بلا لیا۔ جمیعت علمائے اسلام (ف) کے ایک رکن نے اپنے حلقے میں پاسپورٹ دفتر کے افتتاح کے موقع پر انہیں اطلاع نہ کیے جانے کے خلاف دو بج کر دس منٹ پر ایوان سے واک آوٹ کیا۔ پاکستان مسلم لیگ (ف) کے ایک رکن نے بھی سندھ کے گنّے کے کاشتکاروں کو بروقت ادائیگی نہ کیے جانے کے خلاف دو بج کر گیارہ منٹ پر ایوان سے واک آوٹ کیا۔

25 فروری اجلاس کی دسویں نشست میں ایک حکومتی قانونی مسودے نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (ترمیمی) بل کی کثرت رائے سے منظوری دی گئی۔ مجلسِ قائمہ برائے دفاعی پیداوار کے ایک رکن نے میٹی کی معیادی رپورٹ ایوان میں پیش کی جبکہ مجلسِ قائمہ برائے منصوبہ بندی، ترقی و اصلاحات کی رپورٹ متعلقہ چیئرمین کی غیر حاضری کے باعث پیش نہ کی جاسکی۔ حکومت نے انتالیس نشاندہ سوالات میں سے نو کے زبانی جوابات دیے جبکہ اراکین نے گیارہ ضمنی سوالات بھی دریافت کیے۔ مزید برآں حکومت نے بجت و فلاحی سکیموں پر پابندی کے باعث پاکستان پوسٹ کے مالیاتی خسارے اور ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدات میں شدید کمی کی بابت دو توجہ دلاؤ نوٹسوں کا جواب دیا۔ اراکین نے انیس نکات ہائے اعتراض کے ذریعے ستاون منٹ تک مختلف امور پر بات کی۔

26 فروری کو اجلاس کی کی گیارہویں و آخری نشست منعقد ہوئی جس میں دو حکومتی قانونی مسوّدوں اسلام آباد مقامی حکومت (ترمیمی) بل 2015 کو کثرتِ رائے سے اور نیشنل انرجی ایفی شینسی و کنزرویشن بل 2015 کو متفقہ طور پر منظوری دی گئی۔ سات اراکین نے پہلے بل پر پندرہ منٹ بحث کی جبکہ پانچ اراکین نے دوسرے بل پر سات منٹ بحث کی دوسرے بل میں دو ترامیم کی بھی منظوری دی گئی۔ کاروائی کے اختتام پر اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔

حکومت نے تیس نشاندہ سوالات میں سے تیرہ کے زبانی جوابات دیے جبکہ اراکین نے بائیس ضمنی سوالات بھی دریافت کیے۔ مزید برآں حکومت نے اسلام آباد میں پولن الرجی کی روک تھام نہ ہونے اور ورکرز ویلفیئر فنڈ میں سے نجی صنعتی مزدوروں کے بیس ہزار بچوں کی فیسیں ادا نہ کرنے کی بابت دو توجہ دلاؤ نوٹسوں کا جواب دیا۔ اراکین نے چار نکات ہائے اعتراض کے ذریعے پچیس منٹ تک مختلف امور پر بات کی۔

تحاریک زیر ضابطہ 259

اجلاس کے دوران ایجنڈے پر چھ تحاریک زیر ضابطہ 259 لائی گئیں تاہم ایوان نے ان میں سے صرف 02 تحاریک پر بحث کی گئی جبکہ چار تحاریک محرکین کی عدم موجودگی کے باعث زیر بحث نہ آسکیں۔ زیر بحث لائی گئی پہلی تحریک کا موضوع عالمی مارکیٹ میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے باوجود اشیا ضروریہ کی قیمتوں میں کمی نہ ہونے سے پیدا ہونیوالی صورتحال اور پاکستان لازمی سروسز (مینٹیننس) ایکٹ 1952 کا پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز پر اطلاق پر 07 گھنٹے اور 39 منٹ تک بحث کی گئی۔ اس بحث میں 18 اراکین نے حصہ لیا۔ ایوان نے ایک اور تحریک کے تحت ملک میں بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی پر بھی بحث کی۔ 17 منٹ دورانیئے کی اس بحث میں 06 اراکین نے حصہ لیا۔

کورم

اجلاس کے دوران پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے تین دفعہ کورم کی نشاندہی کی جس کے باعث دو دفعہ نشستیں ملتوی ہوئیں، ایک دفعہ نشست 25 منٹ تک معطل رہی۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے بھی ایک دفعہ کورم کی نشاندہی کی تاہم گنتی کرانے پر کورم پورا پایا گیا۔

26واں اجلاس

11قراردادوں،02 قانونی مسودات کی منظوری

30 اراکین نےایوان کی کارروائی میں عملی شرکت نہ کی

اجلاس کی ہر نشست اوسطاً41 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی

بلوچستان کے صوبائی ایوان کے 26 ویں اجلاس میں اراکین کی کم تعداد میں شرکت کیساتھ 11 قراردادیں اور 2 قانونی مسودات کی منظوری دی، 30 اراکین نے ایوان کی کارروائی سے بے اعتنائی برتی اور عملی شرکت سے گریزاں رہے۔

فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) کے مشاہدہ کاروں کے مطابق چار نشستوں پر محیط صوبائی ایوان کا 26 واں اجلاس 09 فروری کو شروع اور 18 فروری 2016 کو ختم ہوا۔ اجلاس میں اراکین کی شرکت کی شرح کم رہی۔ اجلاس کی ہر نشست کے آغاز اور اختتام پر ایوان میں موجود اراکین کی اوسط تعداد 16 (24 فیصد) رہی جبکہ اقلیتوں کے نمائندہ اراکین میں سے بھی اجلاس میں اوسطاً ایک رکن شریک ہوا۔

اجلاس کی ہر نشست طے شدہ وقت پر شروع ہونے کی بجائے اوسطاً 41 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور 02 گھنٹے 30 منٹ جاری رہی۔ اجلاس کی طویل ترین نشست 12 فروری کو منعقد ہوئی جو 03 گھنٹے 48 منٹ جاری رہی جبکہ مختصر ترین نشست 09 فروری کو منعقد ہوئی جو 01 گھنٹہ 52 منٹ جاری رہی۔ جو 30 اراکین صوبائی ایوان کی کارروائی میں عملی شرکت سے گریزاں رہے ان میں سے 14 کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) سے تھا، اسی طرح عوامی نیشنل پارٹی، جمعیت العلما اسلام (ف) اور پاکستان مسلم لیگ میں سے ہر ایک جماعت کے چار، چار، پختون خواہ ملی عوامی پارٹی، بلوچستان نیشنل پارٹی (عوامی) اور بلوچستان نیشنل پارٹی کا ایک ایک رکن شامل ہیں۔

فافن نے اراکین کی شرکت کو تین اقسام، اراکین جنہوں نے صرف نظام کار پر ایجنڈا جمع کرایا، اراکین جنہوں نے اس ایجنڈے پر صرف بحث کی اور اراکین جنہوں نے ایجنڈا بھی جمع کرایا اور اس پر بحث بھی کی۔

10 (16 فیصد) اراکین نے ایجنڈا میں امور شامل کرائے، 9 (14 فیصد) اراکین نے بحث میں حصہ لیا جبکہ 15 (23 فیصد) اراکین نے نہ صرف نظام کار پر اپنے امور شامل کرائے بلکہ ان امور پر بحث میں بھی حصہ لیا۔ اجلاس میں شریک اراکین میں سے جماعتی لحاظ سے سب زیادہ 13 اراکین کا تعلق پختون خوا ملی عوامی پارٹی سے رہا جبکہ نیشنل پارٹی کے 07، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے 6، جمعیت العلما اسلام (ف) کے 4 اور پاکستان مسلم لیگ، بلوچستان نیشنل پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی اور مجلس وحدت المسلمین کے ایک ایک رکن نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔

مرد اراکین کے مقابلے میں بحث میں شرکت اور ایجنڈا آئٹمز پیش کرنے میں خواتین اراکین کافی متحرک دکھائی دیں۔ خواتین نے اس حوالے سے اجلاس کے مجموعی وقت کا 58 فیصد وقت صرف کیا جبکہ اس ضمن میں مردوں کی اوسط شرح 52 فیصد رہی۔

اجلاس کے دوران منظور کی گئی قراردادوں کے متن میں خاص طور پر اقتصادی و ترقیاتی معاملات اور مختلف وفاقی محکموں کی ملازمتوں میں بلوچستان کے طے شدہ حصے پر صحیح معنوں میں عمل درآمد پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ایوان نے ساؤنڈ سسٹم کو باقاعدہ بنانے اور دیواروں پر ہتک آمیز نعرے (مواد) تحریر کرنے پر پابندی یقینی بنانے کیلئے قانون سازی بھی کی۔ اس حوالے سے ایوان کے ایجنڈے پر موجود دو قانونی مسودات بلوچستان ساؤنڈ سسٹم (ریگولیشن) بل 2015 اور بلوچستان امتناع ہتک آمیز دیواری تشہیر (ترمیمی) بل 2015 کی منظوری بھی دی گئی۔

بلوچستان گواہوں کے تحفظ کا بل 2015 اور بلوچستان پبلک سروس کمیشن (ترمیمی) بل 2015 ایوان میں متعارف کرائے گئے۔ موخر الذکر قانونی مسودے پر سرکاری قانون سازوں کے اعتراضات کے پیش نظر اسے مزید غوروخوض کیلئے خصوصی مجلس (سپیشل کمیٹی) کے سپرد کر دیا گیا۔

صوبائی ایوان نے اجلاس کے دوران نظام کار پر آئیوالی 14 میں سے 11 قراردادوں کی منظوری دی۔ دو الگ سے پیش کی گئی قراردادوں میں باچا خان یونیورسٹی پر دہشت گردوں کے حملے اور لیاقت پارک کوئٹہ کے نزدیک خودکش حملے کی مذمت کی گئی۔ منظور کی گئی دیگر نو قراردادیں زیارت اور ہرنائی ضلعوں میں نئی سڑکوں کی تعمیر، پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کم از کم 15 روپے فی لٹر کمی کرنے، 23 اضلاع میں بجلی کی فراہمی کیلئے فنڈز کے استعمال، ڈسٹرکٹ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ میں ناقص علاج معالجے کے معاملات حل کرنے، ادارہ شماریات پاکستان میں بلوچستان کی نمائندگی، صوبوں کے درمیان ٹیکس محصولات کی مساوی تقسیم، صوبوں کے منقسمہ شدہ پانی کے حصے پر عمل در آمد بلوچستان کی استعمال شدہ بجلی کے بدلے صوبے کو رائلٹی کی ادائیگی اور قدرتی وسائل کی پیداواری کمپنیوں کو واجبات کی ادائیگی شامل تھے۔

اجلاس کے دوران تین نشستوں میں وقفہ سوالات ہوا، اراکین نے مختلف محکموں سے 27 نشاندہ دہ سوالات دریافت کئے، جن میں 14 نشاندہ دہ سوالات کے جوابات متعلقہ محکموں کے وزرا کی طرف سے دیئے گئے جبکہ دیگر 13 سوالات حکومتی نمائندوں یا محرکین کی عدم موجودگی کے باعث زیر غور نہ آسکے۔ سپیکر نے تمام چار نشستوں کے دوران اجلاس کے مجموعی وقت کے 76 فیصد وقت تک صدارت کے فرائض نبھائے جبکہ بقیہ 24 فیصد وقت کیلئے ایوان کی کارروائی چیئر پر سنوں کے پینل کے اراکین کے حصے میں آئی۔ واضح رہے کہ صوبائی ایوان میں ڈپٹی سپیکر کی نشست 23 دسمبر 2015 سے خالی ہے۔

وزیر اعلیٰ (قائد ایوان) اور قائد حزب اختلاف دونوں اجلاس کی دو، دو نشستوں میں شریک ہوئے اور انہوں نے بالترتیب 60 فیصد اور 57 فیصد وقت ایوان میں گزارا۔ جمعیت العلما اسلام (ف)، پختون خوا ملی عوامی پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائدین میں سے ہر ایک نے دو، دو نشستوں میں شرکت کی جبکہ نیشنل پارٹی کے پارلیمانی قائد صرف ایک نشست میں موجود پائے گئے۔ پاکستان مسلم لیگ، بلوچ نیشنل پارٹی اور مجلس وحدت المسلمین کے پارلیمانی قائدین کی موجودگی کسی نشست میں مشاہدے میں نہ آئی۔ اجلاس کے دوران بطور احتجاج ایوان سے باہر جانے (واک آؤٹ) کا صرف ایک واقعہ مشاہدے میں آیا۔ پختون خوا ملی عوامی پارٹی کی ایک خاتون رکن چوتھی نشست کے دوران 01 گھنٹہ 38 منٹ کیلئے ایوان سے باہر چلی گئیں۔ خاتون رکن نے یہ احتجاج انکی ایک تحریک التوا کو نظام کار

میں شامل نہ کئے جانے کیخلاف ریکارڈ کرایا۔ اجلاس کے دوران ایک حکومتی اور مجلس ہائے قائمہ کی تین قانونی رپورٹس سمیت چار رپورٹس ایوان میں پیش کی گئیں۔ ان رپورٹس کے موضوعات پبلک سروس کمیشن رپورٹ برائے سال 2014، اور مجالس ہائے قائمہ کی رپورٹس متعلقہ بلوچستان ساؤنڈ سسٹم ریگولیشن بل 2015، بلوچستان پبلک سروس کمیشن (ترمیمی) بل 2015 اور دیواروں پر ہتک آمیز تشہیری مہم کی ممانعت کے بل 2015 شامل تھیں۔

اجلاس کے دوران اراکین نے مجموعی طور پر 27 نکات ہائے اعتراض اٹھائے اور 52 منٹ تک مختلف موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ اجلاس کے دوران نظام کار پر پانچ تحاریک التوا پیش کی گئیں تاہم ایوان نے دو کو بحث کیلئے منظور کیا، دو تحاریک التوا کو محرکین نے واپس لے لیا جبکہ ایک تحریک التوا کو متعلقہ وزیر کی طرف سے اس یقین دہانی کے بعد کے حکومت تحریک میں اٹھائے گئے مسلے پر سنجیدگی سے غور کریگی موخر کر دیا گیا۔

23واں اجلاس

تیسرے پارلیمانی سال کا طویل ترین اجلاس کم حاضری کا شکار رہا

اجلاس کی تمام نشستیں اوسطا ایک گھنٹہ بارہ منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئیں

آٹھ قانونی مسودات ،21 قراردادوں کی منظوری، 139 سوالات اٹھائے گئے

سندھ کے صوبائی ایوان کے 23 ویں اجلاس کے دوران ایوان نے قانون سازی پر مبنی ایک بھاری ایجنڈے کو نپٹاتے ہوئے ایک نجی قانونی مسودے سمیت 08 قانونی مسودات (بلز) کی منظوری دی۔ منظور شدہ قانونی مسودات میں سے 05 نئے مسودات قانون تھے جبکہ 03 پہلے سے موجود قوانین میں ترامیم کی غرض سے ایوان میں متعارف کرائے گئے۔

ایوان میں موجود نیشنل پیپلز پارٹی کے واحد رکن بھی بدستور غیر متحرک دکھائی

15 جنوری سے 04 مارچ تک 21 نشستوں میں منعقدہ تیسرے پارلیمانی سال کے اس طویل ترین اجلاس میں 06 سرکاری اور 03 نجی قانونی مسودات متعارف کرائے گئے، ایجنڈے پر موجود مزید چھ قانونی مسودات پر غور نہ کیا گیا ،ایک قانونی مسودہ متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد ہوا، ایک کو موخر کیا گیا جبکہ ایک قانونی مسودہ مسترد بھی کیا گیا۔

گزشتہ اجلاسوں کی طرح تیسرے پارلیمانی سال کا یہ طویل ترین اجلاس بھی اراکین کی کم حاضری کا شکار رہا۔ اسی طرح اجلاس کی کوئی ایک نشست بھی طے شدہ وقت پر شروع نہ ہوئی۔ اراکین کی فی نشست شرکت کی اوسط کی اوسط نشست کے آغاز پر 28 (17 فیصد) جبکہ اختتام پر 54 (32 فیصد) مشاہدہ کی گئی ۔ ہر نشست اپنے مقرر شدہ فی کی بجائے اوسطا 01 گھنٹہ 12 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور 03 گھنٹے 48 منٹ جاری رہی۔ اجلاس کی طورین ترین نشست 04 فروری کو منعقد ہوئی جس کا دورانیہ 05 گھنٹے 29 منٹ رہا جبکہ مختصر ترین نشست یکم فروری کو منعقد ہوئی جسکا دورانیہ 02 گھنٹے 35 منٹ مشاہدہ کیا گیا۔

سپیکر 21 میں سے 19 نشستوں میں شریک ہوئے اور مجموعی وقت کا 64 فیصد تک اجلاس کی صدارت کی۔ ڈپٹی سپیکر 17 نشستوں میں موجود تھیں اور انہوں نے 30 فیصد وقت تک نشست کی صدارت کے فرائض نبھائے۔ چار فیصد وقت کیلئے صدارت کے فرائض چیئر پرسنوں کے پینل کے اراکین نے نبھائے جبکہ اجلاس کا دوفیصد وقت مختلف نوعیت کے وقفوں پر صرف ہوا۔

قائد ایوان (وزیراعلیٰ) 21 میں سے 09 نشستوں میں شریک ہوئے اور مجموعی وقت کا 14 فیصد ایوان میں گزارا۔ قائد حزب اختلاف 21 میں سے 19 نشستوں میں شریک ہوئے اور 62 فیصد وقت ایوان میں گزارا۔ پارلیمانی قائدین میں سے پاکستان تحریک انصاف اور متحدہ قومی موومنٹ کے پارلیمانی

منظور شدہ قانونی مسودات

- سندھ کرمنل پراسیکیوشن سروس (انسٹی ٹیوشن، فنکشنز اینڈ پاورز) (ترمیمی) بل 2015
- سندھ لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) بل 2016
- سندھ کم از کم اجرتوں کا بل 2015
- میٹروپولیٹن یونیورسٹی کراچی بل 2015
- سندھ ہندو میرج بل 2016
- سندھ خدمات پر سیلز ٹیکس (ترمیمی) بل 2015
- سندھ ورکرز کمپنسیشن بل 2015
- سندھ ایمپلائیز سوشل سیکیورٹی بل 2016

قائدین نے 19،19 نشستوں میں شرکت کی جبکہ پاکستان مسلم لیگ فنکشنل اور مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائدین بالترتیب 18 اور 16 نشستوں میں موجود پائے گئے۔

اجلاس کے ایجنڈے پر موجود 31 میں سے 21 قراردادوں کی منظوری دی گئی ، 70 نکات ہائے اعتراض میں سے 53 پر اراکین نے اظہار خیال کیا ،139 نشاندہ سوالات میں سے 78 کے جوابات دیئے گئے اراکین نے 419 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔

23 ویں اجلاس کے نظام کار (ایجنڈے) پر موجود 31 میں سے 21 قراردادوں کی منظوری دی گئی۔ نظام کار پر موجود مذکورہ 31 قراردادوں میں سے 08 قراردادیں اراکین کی طرف سے مشترکہ جبکہ باقی مختلف جماعتوں کی اراکین کی طرف سے انفرادی طور پر پیش کی گئیں۔ متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین 18 قراردادوں کیساتھ سرفہرست رہے انکے بعد پاکستان پیپلزپارٹی کے اراکین رہے جنہوں نے 09 قراردادیں ایجنڈے کا حصہ بنوائیں جبکہ پاکستان مسلم لیگ فنکشنل اور پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے بالترتیب 03 اور 01 قرارداد ایجنڈے میں شامل کرائی۔

منظور کی گئی 21 قراردادوں میں سے گورننس، صحت، خراج عقیدت پیش کرنے و مذمت کے موضوعات میں سے ہر ایک پر پانچ، پانچ، تعلیم کے موضوع پر چار جبکہ موصلات اور پٹرولیم کے شعبوں سے متعلق ایک ایک قرارداد پیش کی گئی۔

اراکین نے اجلاس کے دوران مجموعی طور پر 70 توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے جن میں سے 53 پر بات کرنیکا موقع دیا گیا اور متعلقہ وزارتوں نے انکے جوابات بھی دیئے۔

جن توجہ دلاؤ نوٹسوں کا جواب دیا گیا ان میں سے 19 کا تعلق مقامی حکومتوں، سات، سات کا تعلق تعلیم اور ادب، 05 کا صحت، داخلہ، ورکس و سروسز اور انتظام عامہ کے شعبوں میں سے ہر ایک سے متعلق تین، تین، آبپاشی و ٹیوٹا دو، دو اور ٹرانسپورٹ، سماجی بہبود، زراعت، محنت، ثقافت، ایکسائز و ٹیکسیشن و خواندگی اور پارلیمانی امور، محصولات اور محکمہ خوراک میں سے ہر ایک سے متعلق ایک ایک توجہ دلاؤ نوٹس شامل تھے۔

اجلاس کے دوران اراکین نے مختلف محکموں سے متعلق 139 سوالات اٹھائے جن میں سے 78 نشاندہ سوالات کے جوابات متعلقہ وزارتوں نے دیئے۔ ایجنڈے پر آنے والے 61 نشاندہ سوالات تشنہ چھوڑ دیئے گئے تاہم اراکین نے 419 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔

سوالات دریافت کرنیوالے اراکین کا جماعتی اعتبار سے موازنہ کریں تو سب سے زیادہ 73 سوالات متحدہ قومی موومنٹ اراکین نے اٹھائے۔ دوسرے نمبر پر پاکستان مسلم لیگ فنکشنل رہی جس کے اراکین نے 40 جبکہ پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے 14، پاکستان پیپلزپارٹی کے اراکین نے 11 اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے اراکین نے صرف ایک سوال دریافت کیا۔ صنفی

اجلاس کے ایجنڈے پر موجود 31 میں سے 21 قراردادوں کی منظوری دی گئی، 70 نکات ہائے اعتراض میں سے 53 پر اراکین نے اظہار خیال کیا ،139 نشاندہ سوالات میں سے 78 کے جوابات دیئے گئے اراکین نے 419 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔

متعارف کرائے گئے قانونی مسودات

سرکاری

- ⇐ کراچی انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی اینڈ انٹرپرینیورشپ بل 2015
- ⇐ سندھ شاپس اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ بل 2015
- ⇐ سندھ الائیڈ ہیلتھ پروفیشنل کونسل بل 2014
- ⇐ سندھ میں جبری مشقت کے خاتمہ کا بل 2015
- ⇐ سندھ کمپنیوں کا منافع (مزدوروں کی شرکت) بل 2015
- ⇐ سندھ سروسز ٹربیونلز (ترمیمی) بل 2016

نجی

- ⇐ سندھ، جسمانی سزا کی ممانعت کا بل 2015
- ⇐ فوجداری قانون (اقلیتوں کا تحفظ) بل 2015
- ⇐ سندھ، اقلیتوں کے حقوق کا کمیشن بل 2015

اعتبار سے خواتین کو سبقت رہی جنہوں نے مجموعی طور پر 82 سوالات دریافت کئے جبکہ مرد اراکین نے 57 سوالات پوچھے۔

اراکین نے مجموعی طور پر 313 نکات ہائے اعتراض پر 416 منٹ تک اظہار خیال کیا۔ سب سے زیادہ 18 نکات ہائے اعتراض 21 ویں نشست میں جبکہ سب سے کم 03 نکات ہائے اعتراض 19 نشست میں اٹھائے گئے جن پر بالترتیب 55 منٹ اور 05 منٹ صرف ہوئے۔

اجلاس کے دوران نظام کار پر مجموعی طور پر 16 تحاریک التوا لائی گئیں جن میں سے 09 کو چیئر نے مسترد کر دیا، دو تحاریک محرکین نے واپس لے لیں جبکہ 05 تحاریک التوا پر ایوان نے غور نہ کیا۔ نجی اراکین نے ایجنڈے مین 18 تحاریک شامل کرائیں تاہم اجلاس کے دوران ایوان نے انہیں نہ اٹھایا۔

فافن کے مشاہدہ کار ایوان میں اراکین کی شرکت کو تین اعتبار سے جانچتے ہیں، یہ کہ ایسے اراکین جنہوں نے صرف نظام کار میں امور شامل کرائے، ایسے اراکین جنہوں نے ان امور صرف بحث کی اور ایسے اراکین جنہوں نے نہ صرف ایجنڈے میں امور شامل کرائے بلکہ ان امور پر خود بحث بھی کی۔

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو 30 (18 فیصد) اراکین نے ایجنڈا میں امور شامل کرائے، 18 (11 فیصد) اراکین نے صرف بحث کی جبکہ 58 (36 فیصد) اراکین نے نہ صرف ایجنڈا میں امور شامل کرائے جبکہ اس پر بحث بھی کی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے 49 اراکین اجلاس کی کارروائی میں عملی شرکت کر کے سرفہرست رہے انکے بعد متحدہ قومی موومنٹ 42 اراکین کیساتھ دوسرے نمبر پر رہے، پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے 08 اراکین، پاکستان تحریک انصاف کے 04 اور پاکستان مسلم لیگ کے تین اراکین نے کارروائی میں شرکت کی۔ خواتین اراکین اس اعتبار سے بھی مردوں پر سبقت کی حامل رہیں۔ خواتین اراکین کی طرف سے ایجنڈا میں امور شامل کرانے اور ان پر بحث میں شرکت کے لحاظ سے خواتین اراکین کافی متحرک دکھائی دیں اور انہوں نے کارروائی کے 83 فیصد حصہ میں شرکت کی جبکہ مرد اراکین کی شرکت کا تناسب 61 فیصد رہا۔

جن 57 اراکین نے ایوان کی کارروائی میں حصہ نہ لیا ان میں 41 کا تعلق

حزب اختلاف نے سپیکر کے رویئے کیخلاف 15 بار احتجاج کیا جس پر 58 منٹ صرف ہوئے۔ اسی طرح مختلف نشستوں میں واک آؤٹ کے چار واقعات ہوئے جن پر 36 منٹ صرف ہوئے۔

پاکستان پیپلز پارٹی، 08 کا متحدہ قومی موومنٹ، 04 کا پاکستان مسلم لیگ (ن) 03 کا پاکستان مسلم لیگ فنکشنل سے تھا۔ اسی طرح ایوان میں موجود نیشنل پیپلز پارٹی کے واحد رکن بھی بدستور غیر متحرک دکھائی دیئے۔

اراکین نے زیر ضابطہ 267 ذیلی ضابطہ 04 اے قواعد وضوابط ہائے کار

15 جنوری سے 04 مارچ تک 21 نشستوں میں منعقدہ تیسرے پارلیمانی سال کے اس طویل ترین اجلاس کے ایجنڈے پر موجود چھ قانونی مسودات پر غور نہ کیا گیا، ایک قانونی مسودہ متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد ہوا، ایک کو موخر کیا گیا جبکہ ایک قانونی مسودہ مسترد بھی کیا گیا۔

سندھ اسمبلی کے قواعد وضوابط ہائے کار وانصرام کارروائی میں 21 ترامیم تجویز کیں تاہم ایوان نے ان پر غور نہ کیا۔ ایوان میں چھ رپورٹس پیش کی گئیں جبکہ دو رپورٹوں کو پیش کرنے کی مدت میں توسیع کی منظوری دی گئی۔ ایوان میں پیش کی گئیں رپورٹس میں صوبائی محصولات کی سہ ماہی رپورٹ، قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ پر دوسری ششماہی رپورٹ، صوبے کے اخراجات جاریہ پر ایوان کی سہ ماہی رپورٹ اور مختلف سرکاری محکموں سے متعلق مختلف آڈٹ ایریز پر دو آڈٹ رپورٹس شامل تھیں۔

پورے اجلاس کے دوران احتجاج اور ایوان سے بطور احتجاج اٹھ کر جانے کے واقعات مشاہدے میں آئے۔ حزب اختلاف نے سپیکر کے رویئے کیخلاف 15 بار احتجاج کیا جس پر 58 منٹ صرف ہوئے۔ اسی طرح مختلف نشستوں میں واک آؤٹ کے چار واقعات ہوئے جن پر 36 منٹ صرف ہوئے۔ ایوان میں احتجاج اور واک آؤٹ کے واقعات کا بڑا محرک سپیکر کا رویہ تھا، جسکا اظہار سپیکر نے تحاریک التوا، تحاریک استحقاق، توجہ دلاؤ نوٹس، حزب اختلاف کے اراکین کیخلاف غیر مناسب الفاظ کا استعمال، نکات ہائے اعتراض اٹھانے کی اجازت نہ دیکر کیا جبکہ مختلف محکموں کی طرف سے وقفہ سوالات کے دوران غیر تسلی بخش جواب دینا بھی احتجاج کو ہوا دینے کا باعث بنا۔

اراکین نے اجلاس کی مختلف نشستوں کے دوران مجموعی طور پر 13 استحقاقیہ سوالات بھی اٹھائے۔ ان سوالات میں سے چار کو ایوان نے مسترد کر دیا، تین سوالات محرکین نے واپس لے لئے ایک سوال کو نپٹایا گیا اور ایک استحقاقیہ سوال کو مزید بحث کیلئے متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کر دیا گیا۔ اسی طرح ایجنڈے پر موجود چار تحاریک استحقاق پر ایوان نے غور نہ کیا۔

مشاہدہ کاروں کو فرائض کی ادائیگی میں مشکلات

متحدہ قومی موومنٹ جیت گئی، ٹرن آؤٹ واضح طور پر کم رہا

پولنگ بوتھوں پر مرد عملے کی تعیناتی، بعض جگہوں پر خواتین حق رائے دہی استعمال نہ کرسکیں

سات اپریل 2016 کو قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 245 اور سندھ کی صوبائی اسمبلی کے حلقہ پی ایس 115 میں ضمنی انتخابات منعقد ہوئے ہوئے۔ غیر سرکاری اور غیر حتمی نتائج کے مطابق این اے 245 سے متحدہ قومی موومنٹ کے محمد کمال 39800 ووٹ لیکر کامیاب ہوئے، ان کے مدمقابل پاکستان پیپلزپارٹی کے شاہد حسین 3200 ووٹ حاصل کرسکے جبکہ تحریک انصاف کے نامزد امیدوار امجد اللہ ووٹنگ سے چند گھنٹے قبل نہ صرف متحدہ قومی موومنٹ کے امیدوار کے حق میں دستبردار ہوگئے بلکہ متحدہ میں شمولیت بھی اختیار کرلی۔ امجد اللہ کو صرف 1489 ووٹ ملے، اس حلقے کے ضمنی انتخابات میں مجموعی طور پر 16 امیدوار مدمقابل تھے۔

قومی اسمبلی کی یہ نشست مقامی حکومتوں کے حالیہ انتخابات میں بطور وائس چیئرمین یونین کونسل جیتنے والے ریحان ہاشمی کے استعفیٰ کے باعث خالی قرار دی گئی تھی۔

متحدہ قومی موومنٹ کے ریحان ہاشمی نے اس نشست پر عام انتخابات 2013 میں ایک لاکھ پندرہ ہزار سات سو چھہتر جبکہ ان کے مدمقابل تحریک انصاف کے امیدوار محمد ریاض حیدر نے چون ہزار نو سو سینتیس ووٹ حاصل کئے تھے۔ واضح رہے کہ 2013 کے انتخابات میں اس قومی حلقے میں رجسٹرڈ ووٹرز کی کل تعداد 383748 تھی جو ان ضمنی انتخابات میں بڑھ کر 04 لاکھ 09 ہزار 655 ہوگئی۔

> **2013 کے انتخابات میں این اے 245 میں رجسٹرڈ ووٹرز کی کل تعداد 03 لاکھ 83 ہزار 07 سو اڑتالیس، ضمنی انتخابات میں 04 لاکھ 09 ہزار 655 ریکارڈ کی گئی۔**

اسی طرح صوبائی اسمبلی کے حلقہ پی ایس 115 کے غیر حتمی اور غیر سرکاری نتائج کے مطابق متحدہ قومی موومنٹ کے فیصل رفیق 11747 ووٹ لیکر کامیاب ہوئے۔ پیپلزپارٹی کے سعید چاولہ 1368 ووٹ لیکر

دوسرے اور مہاجر قومی موومنٹ کے محمد جمیل 1074 ووٹ لیکر تیسرے نمبر پر رہے۔ اس نشست پر تحریک انصاف کے امیدوار سمیت 14 امیدوار مدمقابل تھے۔ صوبائی حلقے کی یہ نشست بھی متحدہ قومی موومنٹ کے ارشد عبداللہ ووہرا کے استعفیٰ کے باعث خالی ہوئی تھی۔ ارشد ووہرا نے مقامی حکومتوں کے حالیہ انتخابات میں یونین کمیٹی کا چیئرمین منتخب ہونے پر یہ نشست چھوڑدی تھی۔

متحدہ قومی موومنٹ کے ارشد ووہرا نے 2013 کے عام انتخابات میں یہ نشست 55 ہزار 8 سو پانچ ووٹ سے جیتی تھی جبکہ پاکستان تحریک انصاف کے حمزہ نفیس 18 ہزار چھ سو بائیس ووٹ کیساتھ دوسرے نمبر پر رہے تھے۔

عام انتخابات 2013 میں اس صوبائی حلقے میں رجسٹرڈ مرد و خواتین ووٹرز

کی تعداد ایک لاکھ 55 ہزار 9 سو 52 تھی جو ضمنی انتخابات میں بڑھ کر ایک لاکھ 62 ہزار چھ سو چودہ رہی۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق ضمنی انتخاب کی پولنگ کے دوران کئی علاقوں میں متحدہ قومی موومنٹ اور مہاجر قومی موومنٹ حقیقی کے کارکنوں میں تصادم ہوا جس میں کئی افراد زخمی ہوئے رینجرز نے 5 کارکنوں کو حراست میں بھی لیا۔

دیگر ضمنی انتخابات کی طرح فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) نے اس بار بھی اس روائت کو برقرار رکھا۔ فافن نے قومی وصوبائی حلقوں کے اس ضمنی انتخاب کا مشاہدہ کرنے کیلئے قومی حلقے میں 28 مرد اور 16 خواتین سمیت مجموعی طور پر 44 جبکہ صوبائی حلقے میں 14 مرد اور 04 خواتین سمیت 18 تربیت یافتہ اور غیر جانبدار مشاہدہ کار میدان میں اتارے۔ ان مشاہدہ کاروں کی تعیناتی قومی حلقہ این اے 245 کے 80 جبکہ صوبائی حلقہ پی ایس 115 کے 22 منتخب پولنگ اسٹیشنز پر کی گئی۔

ہر ہر ایک مشاہدہ کار کو ہر ایک زیر مشاہدہ پولنگ اسٹیشن پر ایک گھنٹہ گزارنے کا پابند بنایا گیا تھا۔ اس ایک گھنٹے کے دوران مشاہدہ کار نے تین سطحی مشاہدہ کاری سر انجام دینا تھی۔ پہلی سطح پر اس نے پولنگ اسٹیشن کے باہر کے ماحول کا مشاہدہ اور اخذ کردہ نتائج کا اندراج، دوسری سطح پر پولنگ اسٹیشن کے اندر انتخابی عمل اور تیسری سطح پر پولنگ اسٹیشنز میں قائم ہر ایک پولنگ بوتھ پر ووٹنگ کے ماحول کا مشاہدہ اور اخذ کردہ نتائج کا اندراج کرنا تھا۔ مشاہدہ کاروں نے اپنے یہ فرائض عوامی نمائندگی کے قانون 1976، الیکشن کمیشن کی طرف سے انتخابی عملے کیلئے مرتب کی گئی انعقاد انتخابات قواعد 1977 کی روشنی میں تیار کی گئی ایک چیک لسٹ کے ذریعے انجام دیئے۔

عام انتخابات 2013 میں پی ایس 115 میں رجسٹرڈ مرد و خواتین ووٹرز کی تعداد ایک لاکھ 55 ہزار 9 سو 52 تھی جو ضمنی انتخابات میں ایک لاکھ 62 ہزار چھ سو چودہ ریکارڈ کی گئی۔

فرینڈ اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) نے 07 اپریل 2016 کی شام کو انتخابی عمل مکمل ہوتے ہی مشاہدہ کاری پر مبنی رپورٹ ذرائع ابلاغ کو جاری کی۔ اس رپورٹ کے چند اہم نکات اختصار کیساتھ نذر قارئین ہیں۔

1۔ قبل از ووٹنگ عمل اور انتخابی مواد کی فراہمی

زیر مشاہدہ پولنگ اسٹیشنز میں سے تین کے علاوہ کہ جہاں پولنگ ایجنٹس نے بعض اعتراضات اٹھائے اور دعویٰ کیا کہ انتخابی عملہ متعینہ طریق کار کی پابندی نہیں کر رہا، باقی تمام پولنگ اسٹیشنز پر انتخابی عمل بہتر انداز میں شروع ہوا۔ پولنگ کا عمل شروع ہونے سے قبل زیر مشاہدہ پولنگ اسٹیشنز میں سے صرف دو پر غیر متعلقہ افراد کی موجودگی مشاہدہ کی گئی۔ 28 پولنگ اسٹیشنز پر پریذائیڈنگ آفیسرز کو فارم 14 (گوشوارہ برائے گنتی) اور 52 پولنگ اسٹیشنز پر فارم 15 (بیلٹ پیپرز کی گنتی کا گوشوارہ) مناسب تعداد میں مہیا نہ تھے۔ انتخابی قوانین اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ پریذائیڈنگ آفیسرز ان گوشواروں کی دستخط شدہ نقول نہ صرف پولنگ ایجنٹس کو مہیا کریں بلکہ فارم 14 (گنتی کا گوشوارہ) کی دستخط شدہ نقل پولنگ اسٹیشنز کے باہر رائے دہندگان کی سہولت کیلئے بھی چسپاں کریں۔

2۔ پولنگ اسٹیشنز کے باہر مہم اور اپنے حق میں ووٹرز کو قائل کرنا۔

متحدہ قومی موومنٹ کے ریحان ہاشمی نے این اے 245 پر عام انتخابات 2013 میں ایک لاکھ 15 ہزار سات سو چھہتر جبکہ ان کے مدمقابل تحریک انصاف کے امیدوار محمد ریاض حیدر نے 54 ہزار 900 سینتیس ووٹ حاصل کئے تھے۔

2۔ پولنگ اسٹیشنز کے باہر مہم اور اپنے حق میں ووٹرز کو قائل کرنا۔

انتخابی قواعد وضوابط کے تحت انتخابی عمل کے دن (پولنگ ڈے) پر سیاسی جماعتیں پولنگ اسٹیشنز سے چار سو گز کی حدود میں اپنے انتخابی کیمپ قائم نہیں کر سکتیں۔ الیکشن کمیشن کے عملے نے اگرچہ ایسے بہت سے کیمپ ختم کرائے تاہم زیر مشاہدہ پولنگ اسٹیشنز میں سے 12 پولنگ اسٹیشنز پر مشاہدہ کاروں نے اس اصول کی خلاف ورزی مشاہدہ کی۔

اسی طرح امیدواروں یا انکے حامیوں کی طرف سے ووٹرز کو ٹرانسپورٹ کی فراہمی بھی خلاف ضابطہ ہے۔ ٹرانسپورٹ کی فراہمی کے حوالہ سے زیر مشاہدہ پولنگ اسٹیشنز میں سے صرف چھ پولنگ اس اسٹیشنز پر خلاف ورزی نوٹ کی گئی۔ پولنگ اسٹیشنز کی حدود میں انتخابی مواد جیسا کہ پارٹی جھنڈے، بینرز، پوسٹرز وغیرہ لگانے کا عمل صرف سات پولنگ اسٹیشنز پر مشاہدے میں آئی جبکہ جماعتوں یا امیدواروں کی طرف سے ووٹرز کیلئے تیار کی گئی ووٹ نمبر پر مبنی پرچی تھامے آنیوالے ووٹرز کی آمد کے واقعات زیر مشاہدہ پولنگ اسٹیشنز کے 198 پولنگ بوتھوں پر مشاہدہ کئے گئے۔

3۔ مشاہدہ کاروں کو پابندیوں کا سامنا

زیر مشاہدہ پولنگ اسٹیشنز میں سے صرف 09 پولنگ اسٹیشنز پر مشاہدہ کاروں کو فرائض کی ادائیگی سے روکا گیا۔ یہ تمام پولنگ اسٹیشنز قومی حلقے این اے 245 میں واقع تھے۔ پابندی کا زیادہ تر عمل سیکیورٹی اہلکاروں کی طرف سے سامنے آیا جنہوں نے مشاہدہ کاروں کو جاری الیکشن کمیشن کے ایکریڈیشن کارڈ کو مسترد کر دیا اور مشاہدہ کاروں کو پولنگ اسٹیشنز کے اندر جانے کی اجازت نہ دی۔ سیکیورٹی اہلکاروں کے اس طرز عمل کی بڑی وجہ شائد انکو اس حوالے سے مناسب معلومات اور تربیت کا فراہم نہ کیا جانا تھا، جیسا کہ سیکیورٹی اہلکاروں نے خود ہی یہ بتایا کہ انہیں ایکریڈیشن کارڈز کے حوالے سے کوئی معلومات ہیں نہ ہی انہیں انتخابی عمل کی سیکیورٹی انجام دینے کیلئے کسی قسم کی کوئی تربیت فراہم کی گئی ہے۔ ایسی صورتحال سے بچنے کیلئے لازمی ہے کہ الیکشن کمیشن نہ صرف سیکیورٹی اداروں کو ایکریڈیشن کارڈز کے اجرا اور انکے حاملین کے حقوق سے انہیں مکمل آگاہی دے بلکہ سیکیورٹی اہلکاروں کو اس حوالے سے خصوصی تربیت بھی دی جائے۔

متحدہ قومی موومنٹ کے ارشد وہرا نے 2013 کے عام انتخابات میں پی ایس 115 کی نشست 55 ہزار 8 سو پانچ ووٹ سے جیتی تھی جبکہ پاکستان تحریک انصاف کے حمزہ نفیس 18 ہزار چھ سو بائیس ووٹ کیساتھ دوسرے نمبر پر رہے تھے۔

فافن نے دونوں حلقوں کے 102 منتخب پولنگ اسٹیشنز کی مشاہدہ کاری کیلئے مجموعی طور پر 62 مرد وخواتین مشاہدہ کار متعین کئے۔

4۔ خواتین ووٹنگ

زیر مشاہدہ پولنگ اس اسٹیشنز کے 20 پولنگ اسٹیشنز پر خواتین کے پولنگ بوتھ پر مرد عملہ متعین تھا، مشاہدہ کاروں کے مطابق ان میں سے دو پولنگ اسٹیشنز ایسے تھے جن پر بعض خواتین نے سرف مرد عملے کی تعیناتی کے سبب اپنا حق رائے دہی استعمال نہ کیا۔

پاکستان تحریک انصاف کے امیدوار امجد اللہ خان آخری وقت پر متحدہ قومی موومنٹ کے حق میں نہ صرف دستبردار ہوئے بلکہ متحدہ میں شمولیت بھی اختیار کرلی

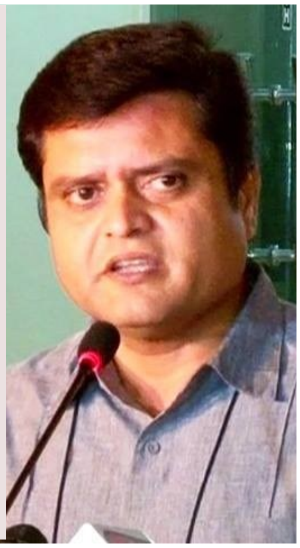

5۔ حق رازداری کی خلاف ورزی

مقامی حکومتوں کے انتخابات کے مقابلے میں ان ضمنی انتخابات میں رائے دہندگان کے حق رازداری کی خلاف ورزی کے واقعات کم کم دیکھنے میں آئے۔ زیر مشاہدہ پولنگ اسٹیشنز میں سے صرف 13 پولنگ بوتھوں سے مشاہدہ کاروں نے غیر متعلقہ افراد کو ووٹرز کیساتھ ووٹنگ سکرین کے پیچھے جاتا رپورٹ کیا۔ صرف دو واقعات ایسے دیکھنے کو ملے جن میں پولنگ عملے کے اہلکار اور ایک پولنگ ایجنٹ کو ووٹر کی جگہ پر خود بیلٹ پیپر پر نشان لگاتے پایا گیا۔

سینیٹر سعید الحسن مندوخیل

جماعت : پاکستان مسلم لیگ، رکن : ایوان بالا، علاقہ : بلوچستان

مدت رکنیت : 2012 تا 2018

جناب سعید الحسن مندوخیل 2012 میں پاکستان مسلم لیگ کی ٹکٹ پر بلوچستان سے چھ سال کیلئے ایوان بالا کے رکن منتخب ہوئے۔ پاکستان مسلم لیگ نے انہیں صدارتی امیدوار بھی نامزد کیا تھا۔ آپ اس وقت انفارمیشن ٹیکنالوجی و ٹیلی مواصلات، جہازرانی و بندرگاہوں، ہاؤسنگ وورکس اور تجارت و ٹیکسٹائل انڈسٹری کی وزارتوں پر قائم مجالس ہائے قائمہ کے بھی رکن ہیں۔

ایوان بالا کا رکن (سینیٹر) منتخب ہونے اور اپنے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد آپ نے پہلے تین پارلیمانی سالوں کے دوران مجموعی طور پر ایک تحریک التوا پیش کی، 02 قراردادیں پیش کیں، 15 مرتبہ ایوان کی کارروائی میں عملی طور پر شریک ہوئے۔ آپ نے 14 نکات ہائے اعتراض اور دو توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے اور ان پر ایوان میں اظہار خیال کیا۔ فاضل رکن نے اس عرصے میں 13 نشاندہ سوالات دریافت کئے۔ نیچے کی سطور میں سعید الحسن مندوخیل اس عرصے کی پارلیمانی کارکردگی اور دیگر امور باعتبار موضوع پیش ہیں۔

حکومت کے سامنے زرعی شعبے کے مسائل رکھتے ہوئے مطالبہ کیا کہ زرعی شعبے کی ضروریات پر عائد سیلز ٹیکس ختم کیا جائے، زرعی اجناس کی امدادی قیمت یقینی بنائی جائے، کسانوں کو بجلی اور ڈیزل رعائتی نرخوں پر فراہم کئے جائیں، فصلوں کی تباہی اور اجناس کی قیمتوں میں کمی کے پیش نظر کسانوں کو زرتلافی ادا کیا جائے، کھادوں کی ڈیوٹی فری درآمد ممکن بنائی جائے، نئے آبی ذخائر تعمیر کئے جائیں اور بھارت سے زرعی مصنوعات کی درآمد فوری بند کی جائے۔

حاضری

جناب سعید الحسن مندوخیل نے ایوان بالا کے 103 ویں سے 126 ویں اجلاس تک منعقدہ 171 نشستوں میں سے 116 نشستوں میں شرکت کی۔

وقفہ سوالات

آپ نے ایوان بالا کے وقفہ سوالات کے دوران 13 نشاندہ سوالات دریافت کئے۔ یہ سوالات منصوبہ بندی، ترقی اور اصلاحات، ریلویز، پٹرولیم و قدرت وسائل، مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی، کیبیٹل ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈویلپمنٹ ڈویژن اور ہاؤسنگ وورکس کی وزارتوں سے متعلق تھے۔

نکات ہائے اعتراض

سینیٹر سعید الحسن مندوخیل نے اس عرصے کے دوران مختلف امور پر ایوان اور حکومت کی توجہ مبذول کرانے کیلئے 14 نکات ہائے اعتراض کو اٹھایا۔ ان نکات ہائے اعتراضات کے موضوعات میں روزگار، دہشت گردی، ایوان کی کارروائی، دعا و خراج تحسین، جمہوریت اور سیاسی پیشرفت، موصلات، گورننس، وفاق کا استحکام، امن و امان اور توانائی و قدرتی وسائل جیسے اہم امور شامل تھے۔

ایوان کی کارروائی میں شرکت

ایوان بالا کے معزز رکن نے 15 مرتبہ ایوان کی کارروائی میں متحرک کردار ادا کیا۔ آپ نے تحاریک زیر ضابطہ 218، تحاریک التوا، عوامی اہمیت کے امور اور قراردادوں کے پیش کرنے جیسے پارلیمانی ذرائع کو اختیار کرتے ہوئے، گورنمنٹ کارپوریشن، ایوان کی کارروائی، جمہوریت و سیاسی پیشرفت، روزگار، خارجہ تعلقات، آفات، تعلیم، زراعت، دہشت گردی اور خزانہ و اقتصادی پالیسی جیسے معاملات سے متعلق اپنے پارلیمانی فرائض ادا کرنیکی کوشش کی۔

تحریک التوا

سینیٹر سعید الحسن مندوخیل نے ایوان کے 126 ویں اجلاس کی تیسری

نشست میں ایک تحریک التواپیش کی۔ اس تحریک التواکے ذریعے انہوں نے حکومت کے سامنے زرعی شعبے کے مسائل رکھتے ہوئے مطالبہ کیا کہ زرعی شعبے میں کی ضروریات پر عائد سیلز ٹیکس ختم کیا جائے، زرعی اجناس کی امدادی قیمت یقینی بنائی جائے، کسانوں کو بجلی اور ڈیزل رعائتی نرخوں پر فراہم کئے جائیں، فصلوں کی تباہی اور اجناس کی قیمتوں میں کمی کے پیش نظر کسانوں کو زر تلافی ادا کیا جائے، کھادوں کی ڈیوٹی فری درآمد ممکن بنائی جائے، نئے آبی ذخائر تعمیر کئے جائیں اور بھارت سے زرعی مصنوعات کی درآمد فوری بند کی جائے۔

روزگار، دہشت گردی، ایوان کی کارروائی، جمہوریت اور سیاسی پیشرفت، مواصلات، گورننس، وفاق کا استحکام، امن وامان اور توانائی و قدرتی وسائل جیسے اہم موضوعات کو نکات ہائے اعتراض کا موضوع بنایا۔

قراردادیں

فاضل سینیٹر نے ایوانبالا مین مختلف موضوعات پر 02 قراردادیں پیش کیں۔ ایوان نے ان قراردادوں کی منظوری بھی دی۔ پہلی قرارداد میں ایوان سے پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز کارپوریشن کی بطور کمپنی تبدیلی کے آرڈیننس کو مسترد کرنیکی درخواست کی گئی جبکہ دوسری قرارداد میں خواتین کے عالمی دن کے موقع پر آئین پاکستان کی متعلقہ دفعات کی روشنی میں خواتین کو زندگی کے تمام شعبوں میں حاصل حقوق کی مکمل عطائیگی اور خواتین کیساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

بلوچستان سے ایوان بالا کے فاضل رکن نے اس دوران مجموعی طور پر 02 توجہ دلاؤنوٹس اٹھائے۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جو ایوان بالا کے 109 ویں اجلاس کی 10ویں نشست میں اٹھایا گیا کی مخاطب پٹرولیم و قدرتی وسائل کی وزارت تھی اور سینیٹر سعید الحسن مندوخیل کے اس توجہ دلاؤ نوٹس کا مقصد قدرتی گیس کی قیمتوں میں 10 سے 65 فیصد اضافے کی طرف توجہ مبذول کرانا تھا۔

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز کارپوریشن کی بطور کمپنی تبدیلی کے آرڈیننس کو مسترد کرنیکی قرارداد منظور کرائی

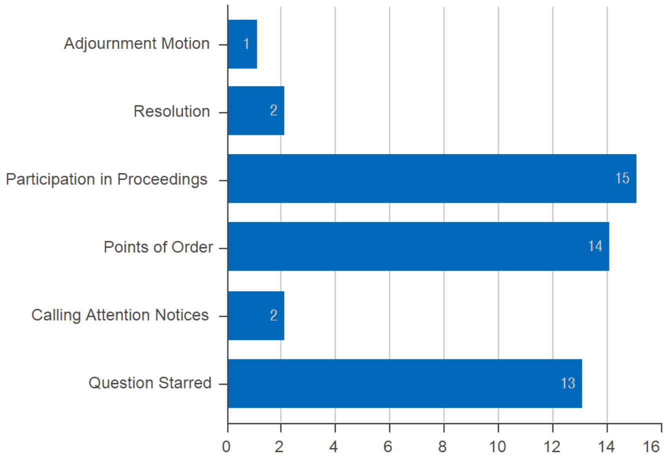

دوسرے توجہ دلاؤنوٹس کے ذریعے فاضل سینیٹر نے خزانہ، محصولات، اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری کی وزارتوں کو مخاطب کیا۔ اس نوٹس میں ایوان کی توجہ حکومت کی طرف سے بذریعہ ایف بی آر گیس صارفین پر پانچ فیصد اضافی سیلز ٹیکس کے نفاذ کی طرف مبذول کراتے ہوئے موقف اختیار کیا گیا کہ حکومت کا یہ اقدام آئین کی شقات 07 اور 77 کی خلاف ورزی ہے۔

تحاریک زیر ضابطہ 218

فاضل رکن نے زیر ضابطہ 218 مختلف اجلاسوں کی مختلف نشستوں میں

فاضل سینیٹر کی تحریک پر ایوان نے پاک چین اقتصادی راہداری پر بلوچستان کے خصوصی تناظر میں بحث کی۔

مجموعی طور پر 08 تحاریک پیش کیں۔ 98ویں اجلاس کی چھٹی نشست میں پیش کی گئی تحریک زیر ضابطہ 218 میں سینیٹر سعید مندوخیل نے مطالبہ کیا کہ ایوان عدلیہ کے تحفظ اور آزادی کو بڑھانے کے اقدامات پر بحث کرے۔

114 ویں اجلاس کی ساتویں، 115 ویں کی پہلی اور چھٹی جبکہ 124 ویں اجلاس کی دوسری نشست میں پیش تحاریک زیر ضابطہ 218 میں فاضل سینیٹر نے ایوان پر زور دیا کہ پاک چین اقتصادی راہداری پر بلوچستان کے خصوصی تناظر میں بحث کی جائے۔ ایوان نے اس تحریک کو بحث کیلئے منظور کیا۔

سینیٹر مندوخیل نے 124 ویں اجلاس ہی دوسری اور تیسری نشستوں میں عالمی مارکیٹ میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے ثمرات منتقل نہ کرنے اور گیس صارفین پر مزید بوجھ ڈالنے سے متعلق تحاریک پیش کیں۔ ان تحاریک کو بھی ایوان نے منظور کیا اور تفصیلی بحث کی گئی۔

شاہ جی گل آفریدی

رکن: ایوان زیریں، مدت عہدہ: 2013 تا 2018

سیاسی وابستگی: آزاد، حلقہ: قبائلی علاقہ، 10 (خیبر ایجنسی)

ایوان زیریں کے حلقہ قبائلی علاقہ (خیبر ایجنسی)10 سے الحاج شاہ جی گل آفریدی 2013 کے عام انتخابات میں آزاد حیثیت میں منتخب ہوئے۔ آپ اس وقت مجلس ہائے قائمہ تجارت، ٹیکسٹائل، صنعت اور پیداوار کے رکن کے بھی رکن ہیں اور اپنی منصبی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔

عام انتخابات 2013 میں ایوان زیریں کا رکن منتخب ہونے اور اپنے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد آپ نے پہلے تین پارلیمانی سالوں کے دوران مجموعی طور پر 18 تحاریک زیر ضابطہ 18 پیش کیں، قانون سازی کی کارروائی میں 02 قانونی مسودات، چار قراردادیں پیش کیں، 22 مرتبہ ایوان کی کارروائی میں عملی طور پر شریک ہوئے۔ آپ نے 26 نکات ہائے اعتراض اور دو توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے اور ان پر ایوان میں اظہار خیال کیا۔ فاضل رکن نے اس عرصے میں 19 غیر نشاندہ اور 04 نشاندہ سوالات سمیت 23 سوالات دریافت کیئے۔ نیچے کی سطور میں جناب شاہ جی گل آفریدی کی اس عرصے کی پارلیمانی کارکردگی اور دیگر امور باعتبار موضوع پیش ہیں۔

حاضری

جناب شاہ جی گل آفریدی نے ایوان زیریں کے 23 ویں سے 30 ویں اجلاس تک منعقدہ 96 نشستوں میں سے 63 نشستوں میں شرکت کی 15 نشستوں میں غیر حاضر رہے جبکہ 07 نشستوں سے رخصت لی۔

وقفہ سوالات

آپ نے ایوان زیریں کے وقفہ سوالات کے دوران 04 نشاندہ اور 19 غیر نشاندہ سوالات سمیت 23 سوالات دریافت کیئے۔ یہ سوالات پٹرولیم و قدرت وسائل، خزانہ، محصولات، اقتصادی امور، شماریات، نجکاری، ریاستوں و سرحدی امور، داخلہ اور منشیات کنٹرول اور دفاع کی وزارتوں سے متعلق تھے۔

قانون سازی

فاضل رکن نے اس عرصے کے دوران قانون سازی کے عمل میں باضابطہ شرکت کی اور آئینی ترامیم کے دو قانونی مسودات، آئینی (ترمیم) بل 2015 برائے ترمیم کیئے جانے ضمنی شق 1 (شقات 246 اور 247 آئین پاکستان) ایوان کے ایجنڈے میں شامل کرائے۔

فاٹا اراکین کو ترقیاتی فنڈز کے عدم اجرا، افغانستان سے پاکستان اور پاکستان سے افغانستان عام شہریوں کے ویزا کے بغیر داخلے کے معاملات بھی ایوان کے روبرو رکھے۔

نکات ہائے اعتراض

جناب شاہ جی گل آفریدی نے اس عرصے کے دوران مختلف امور پر ایوان اور حکومت کی توجہ مبذول کرانے کیلئے 26 نکات ہائے اعتراض کو اٹھایا۔ ان نکات ہائے اعتراضات کے موضوعات میں جمہوریت، سیاسی ترقی، خارجہ تعلقات، امن وامان، تعلیم، روزگار، گورننس، وفاق کا استحکام، حکومتی ادارے، دعائیں و خراج تحسین، ایوان کی کارروائی، مذہبی امور، دہشت گردی، توانائی و قدرتی وسائل اور صحت جیسے اہم امور شامل تھے۔

صدارتی تقریر میں کئے گئے وعدوں پر عدم عمل درآمد اور وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقے (فاٹا) کو نظرانداز کرنے پر احتجاج کیا اور ایوان کو بتایا کہ انکے علاقے میں تو بچے پولیوں کے قطروں سے بھی محروم ہیں۔

ایوان کی کارروائی میں شرکت

ایوان زیریں کے معزز رکن نے 22 مرتبہ ایوان کی کارروائی میں متحرک کردار ادا کیا۔ آپ نے روزگار، خارجہ امور، جمہوریت اور سیاسی ترقی، دہشت گردی، وفاق کے استحکام، مالیات اور اقتصادی پالیسی، صحت، امن و امان اور توانائی و قدرتی وسائل جیسے اہم موضوعات پر پارلیمانی طریقہ کار کو اپناتے ہوئے توجہ دلاؤ نوٹس، تحاریک التوا، تحاریک زیر ضابطہ 259، شکریہ کی تحریک، بجٹ اور قراردادوں کی منظوری وغیرہ جیسے معاملات میں عملی شرکت کی اور اپنا پارلیمانی فریضہ ادا کرنے کی کوشش کی۔

پشاور سے ایک ایماندار افسر کے اغوا کا معاملہ اٹھایا۔

قراردادیں

شاہ جی گل آفریدی نے ایوان زیریں میں مختلف موضوعات پر چار قراردادیں پیش کیں۔ ایوان نے ان تمام قراردادوں کی منظوری بھی دی۔ ان قراردادوں کے موضوعات پنجاب کے شہر قصور میں بچوں کیساتھ زیادتی کے واقعات کی مذمت، سعودی عرب، یمن تنازعہ میں سعودی مملکت کیساتھ اظہار یکجہتی، شکار پور خودکش حملے میں 60 افراد کے جاں بحق ہونے کی مذمت اور لواحقین کیساتھ اظہار تعزیت کرنے اور ایک سیاسی جماعت کی طرف سے وزیراعظم سے مستعفی ہونے کے غیر آئینی مطالبے کی مذمت تھے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

قبائلی علاقہ خیبر ایجنسی سے ایوان زیریں کے فاضل رکن نے اس دوران مجموعی طور پر 09 توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے۔ ان نوٹسوں مین ایوان کی توجہ وفاق کے زیر انتظام علاقوں کی مشترکہ مفادات کونسل میں نمائندگی نہ ہونے، فاٹا میں نئے اخراجات کے ہزاروں شیڈول کی منظوری میں تاخیر، فاٹا میں دہشت گردی کا شکار ہونیوالے لوگوں کو دیگر صوبوں کے متاثرہ افراد کے مقابلے میں

فاٹا میں دہشت گردی کا شکار ہونیوالے لوگوں کو دیگر صوبوں کے متاثرہ افراد کے مقابلے میں کم رقم (تین لاکھ روپے) کے امدادی پیکیج کی ادائیگیوں کا معاملہ بھی اٹھایا۔

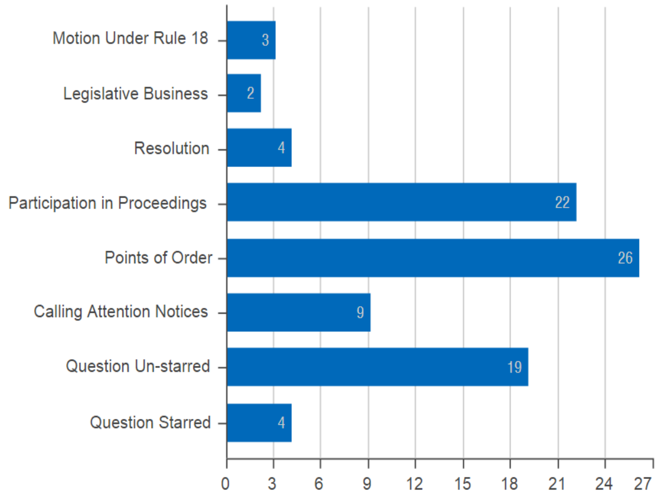

کم رقم تین لاکھ روپے کے امدادی پیکیج کی ادائیگیوں، فاٹا اراکین کو ترقیاتی فنڈز کے عدم اجرا، افغانستان سے پاکستان اور پاکستان سے افغانستان عام شہریوں کے ویزا کے بغیر داخلے، خیبر ایجنسی پولیٹیکل انتظامیہ کی طورخم کے راستے ہونیوالی پاک افغان ٹرانزٹ ٹریڈ سے متعلق غلط پالیسی کے باعث قومی خزانے کو پہنچنے والے بھاری مالی نقصان کی طرف مبذول کرائی۔

تحاریک زیر ضابطہ 18

فاضل رکن نے زیر ضابطہ 18 تین تحاریک پیش کیں۔ پہلی تحریک میں انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مال بردار گاڑیوں کو تحفظ دیا جائے۔

فاضل رکن نے 19 غیر نشاندہ اور 04 نشاندہ سوالات سمیت 23 سوالات دریافت کئے

انہوں نے کہا کہ سامان لانے لیجانیوالی گاڑیوں، ٹرکوں کو تحفظ نہ دینے کے باعث ملک کو بھاری مالی خسارہ پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے کہ جہازوں کے ذریعے سامان کی نقل و حمل کا تسلسل ختم کیا جائے۔

دوسری تحریک زیر ضابطہ 18 مین فاضل رکن نے کہا کہ پشاور سے ایک ایماندار افسر کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس افسر کی باحفاظت اور جلد بازیابی ممکن بنائی جائے۔

تیسری تحریک میں انہوں نے صدارتی تقریر میں کئے گئے وعدوں پر عدم عمل در آمد اور وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقے (فاٹا) کو نظر انداز کرنے پر احتجاج کیا اور ایوان کو بتایا کہ انکے علاقے میں بچے پولیوں کے قطروں سے بھی محروم ہیں اور حکومت لوگوں کو یہ بنیادی سہولت دینے سے بھی گریزاں ہے۔

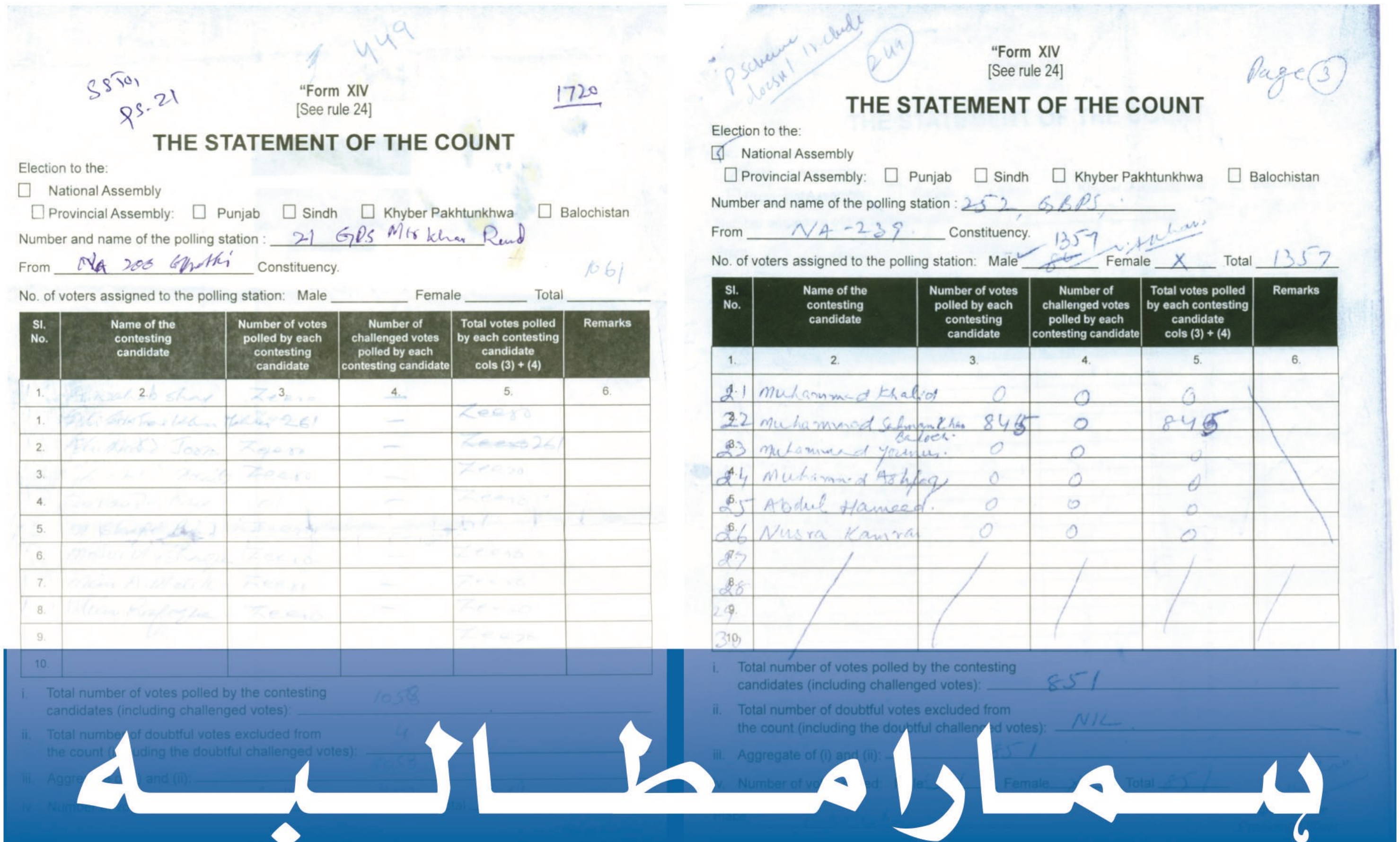

ہمارا مطالبہ

الیکشن کمیشن آف پاکستان 2013 کے عام انتخابات کو شفاف
بنانے کیلئے مندرجہ ذیل فارمز کو اپنی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرے

- Form XIV (Statement of the Count)
- Form XV (Ballot Paper Account)
- Form XVI (Consolidation of Statements of the Count)
- Form XVII (Result of the Count)
- Polling Scheme exactly as implemented on Election Day

See more at:
http://www.fafen.org/petition/ecp/sign

SIGN THIS PETITION